صحیح احادیث سے ثابت سنتوں کو اپنانے اور

بدعات سے

دامن بچائیے

مع

احکام زیارت القبور

شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

www.ircpk.com

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست

عرض ناشر 7

سنت کو اختیار کرنا اور بدعت سے بچنا

بروز قیامت سیاہ چہروں والے 10
بدعات پر اڑنا نہیں چاہیے 11
کیا پیر کی بتائی ہوئی راہ سیدھی ہو سکتی ہے؟ 13
محبت کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ 16
تنازعات کی صورت میں جج کس کو بنائیں؟ 18
بدعت کے جواز میں حیلے بہانے اور تاویلیں 21
کافروں اور بد دینوں کی رسمیں مسلمانوں میں جاری کرنا 23
بدعتیوں سے جہاد 25
کسوٹی اور حق کا معیار 27
مومن کے صبح و شام کس طرح گزریں؟ 29
یہود و نصاریٰ سے متاثر ہو کر بدعت اختیار کرنا 30
جھگڑالو کون؟ 31
درویشی' پیری فقیری اور صوفیوں کی بدعات 33
یقینی کامیابی کی ضمانت 35
حوض کوثر پر پہنچ کر تشنہ لب رہ جانے والے 37

بدعات القبور

قبر پرستی اصل میں کن کا شیوہ ہے؟ 42
تمام رسول اللہ کی پرستش کی تعلیم دیتے رہے 44

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

- مشرکوں کے خلاف عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی 46
- مردوں کی سفارش اور شفاعت کا جاہلی عقیدہ 48
- دین میں غلو اور مردہ پرستی کی ممانعت 50
- محض زیارتِ قبور کی نیت سے خاص طور پر سفر کرنا حرام ہے 51
- قبروں پر میلے 52
- عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کا حکم 53
- قبروں کو مسجد بنانا موجب لعنت فعل ہے 54
- قبروں کو مسجد بنانا حرام ہے 56
- قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا اور اُن کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا 56
- شرعی حد سے اُونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم 57
- قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت 58
- بزرگوں کی قبریں پختہ بنانے والے اُمت کے بدترین لوگ ہیں 58
- قبروں پر چادر چڑھانے کی ممانعت 58
- قبروں پر چراغ جلانا 60
- قبرستان میں نماز پڑھنا 61
- قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ 62

بدعات صوفیا کی نظر میں

- بزرگوں کی لغزش کو مذہب مت بناؤ 66
- بدعتی کو حکمت نصیب نہیں ہوتی 67
- ترکِ سنت موتِ قلب ہے 67
- بدعت سے پاک دین ہی عافیت ہے 67
- راہبر و راہنما 68
- عارف کی پہچان سب سے زیادہ مطیع سنت ہو 68
- کسی کا احتساب کب ہو گا؟؟ 69

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عرضِ ناشر

"سنّت" مؤمن کا زیور ہے' اس کی زینت' وقار اور شان ہے۔ سنّت اس کے لیے راحت' آرام' سکون اور اطمینان کا باعث ہے' آخرت میں عزت و تکریم' کامیابی و کامرانی اور حصولِ جنت کی گارنٹی اور سب سے بڑھ کر اللہ احکم الحاکمین کی رضا کی ضامن ہے۔ جبکہ "بدعت" دُنیا میں ہی ناکامی و نامرادی' تمام اعمال کی بربادی' بدعت کی نحوست تمام عمر کی ساتھی' اللہ کی ناراضگی اور جنت سے دُوری کا سبب بن جاتی ہے۔ بدعت سے تمام مسلمانوں کو تحقیق کر کے اپنا دامن بچا کر سنّت کے پھولوں سے بھرنا چاہیے۔ بدعت سے بچاؤ' بغیر کسی مسلک و فرقہ کی تفریق کے تمام مسلمانوں کا فرضِ اوّلین ہے تاکہ دنیا جو کہ آزمائش کا گھر' مؤمن کے لیے قید خانہ اور امتحان گاہ ہے' اس امتحان گاہ سے کامیابی حاصل کر کے آخرت میں سرخرو ہوا جا سکے۔ بدعت و سنّت کی اسی فکر کی ترجمانی کرتے ہوئے بڑی شرح و بسط اور تفصیل بیان کرتے ہوئے شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ نہایت دل نشیں انداز میں' سنّت کی محبت میں ڈوبے ہوئے قلم کے ساتھ سنّت کے محاسن اور بدعت کی ہلاکت خیزیاں اور ہولناکیاں بیان کرتے ہیں۔ ان کا یہ کتابچہ نایاب تھا جو آج سے تقریباً دو صدیاں (یعنی 170 سال) قبل لکھا گیا تھا۔ اس وقت کی اُردو زبان چونکہ آج سے یکسر مختلف تھی اس لیے میں نے قدیم زبان کی اصلاح کر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے عبارت کو سلیس بنا دیا ہے اور یوں قدیم اُردو کو جدید اُردو کے قالب میں ڈھالنے کے بعد ترجمہ کی نوک پلک سنواری اور بعض الفاظ کہ جن کے مفہوم آج معلوم نہیں بریکٹ میں ان کے متعلق وضاحتی الفاظ دے دیئے تاکہ قاری کو مفہوم سمجھنے کے لیے مشکل کا شکار نہ ہونا پڑے۔ اس کے علاوہ آیات کے حوالے اور احادیث کی تخریج بھی کر دی گئی ہے۔ فللہ الحمد۔ آخر میں راقم نے ایک مضمون بعنوان "بدعات صوفیاء کی نظر میں" کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ اللہ احکم الحاکمین سے عاجزانہ دُعا ہے کہ خطیب ہند، حامی توحید و سُنت، شہسوارِ میدانِ قتال شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کے اس کتابچہ کو ہماری نجات کا ذریعہ اور سنتوں سے پیار اور بدعات سے بیزار کا باعث بنائے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی حسین بہاریں نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

محمد طاہر نقاش

۱۰/ اکتوبر ۲۰۰۰ء لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سنت کو اختیار کرنا اور بدعات سے بچنا

اس باب میں مجمل طور پر سنتِ مطہرہ کی خوبیوں' بدعت کی برائیوں اور مفترقوں کا احوال بیان کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ﴾ [آل عمران ۳ / ۱۰۳]

"(اور اے ایمان والو!) تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو (یعنی آپس میں فرقے فرقے نہ ہو) اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی۔ وہ یہ کہ ایک وقت وہ تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ پھر تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ تم کو ایک نبی کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اس پر عمل کرو سب مل کر' اور آپس میں پھوٹ (تفرقہ) نہ ڈالو کہ کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے اور دوسرا اس کے مقابلہ میں اپنی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا رویہ پھیلائے اور جب نئی نئی راہیں نکلیں تو پھوٹ پڑے اور ایکا (اتحاد و یکجہتی) نہ رہے۔ سو فرمایا کہ اس قرآن کو تم ایک رسّی سمجھو جیسے کوئی شخص کسی گڑھے میں پڑے (گرے) ہوئے شخص کو رسّی لٹکا کر نکالتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن اُتارا تم سب اس کو مضبوط پکڑو۔ جیسے نکلنے والا رسّی کو پکڑتا ہے اور جو رسّی نہ پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہے یا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سستی سے پکڑے تو گر پڑتا ہے۔ سو تم سب مل کر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتیں نکال کر دین میں پھوٹ نہ ڈالو اور اہلسنت کی جماعت سے ٹوٹ کر نہ رہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل یہی ہے کہ دین میں قرآن کو چھوڑ کر بدعتیں اور نئی نئی باتیں نکالنے اور نئی باتیں نکالنے سے اور نئی رسموں کے رائج ہونے سے قرآن چھوٹتا ہے۔

بروز قیامت سیاہ چہروں والے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ ﴾ [آل عمران ۳ / ۱۰۵، ۱۰۶]

"اور (اے ایمان والو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے واضح دلائل (احکام) آ جانے کے بعد بھی اختلاف پر قائم رہے، ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب (تیار) ہے۔ (یہ عذاب اس دن ہو گا) جس دن بہت سے چہرے سفید ہوں گے اور بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ (پھر ان سے کہا جائے گا) جو کفر تم کرتے رہے تھے اب (اس کے بدلے میں) عذاب کا مزہ چکھو۔"

یعنی اگلی امتوں کو صاف حکم بھیج چکے تھے۔ پھر وہ آپس میں اختلاف کر کے بہت سے فرقے ہو گئے۔ چنانچہ یہود اور نصاریٰ بہتر بہتر فرقے ہو گئے کہ ان کو عذاب ہوتا ہے سو تم ان کی طرح مت ہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ تم کو قرآن و حدیث میں صاف صاف حکم آ چکے ہیں۔ تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے' کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا کر کے فقیری جتائے۔ پھر ان میں کوئی قادری' کوئی نقشبندی' کوئی چشتی بنے۔ حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنّت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود اور نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتیں نکال کر تفرقہ اور پھوٹ ڈالو۔ اس واسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سرخ رو (سرخ چہروں والے) بعضے روسیاہ (کالے رنگ کے چہروں والے) ہوں گے۔ تو ان روسیاہوں سے کہا جائے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تم نے اقرار کیا۔ پھر دین میں نئی نئی باتیں اور رسمیں نکالیں اور بدعاتِ کفریہ جاری کیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا۔ پھر ان نئی رسموں کے جاری ہونے سے ان کی محبت دل میں پڑ گئی اور ان کا چھوٹنا مشکل ہو گیا۔ تو قرآن میں جو اس کے خلاف حکم پایا اس حکم سے دل میں انکار آ گیا۔ (اب) اس انکار کا مزہ چکھو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی بدعتیں نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے اور روزِ قیامت کو روسیاہ (کالے' سیاہ چہرے کے ساتھ) اٹھے گا پھر اس پر عذاب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ مزہ چکھو ان بدعتوں کا۔

اپنے طریقہ کار کو اچھا جانتے ہوئے اس پر اترانا نہیں چاہیے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ ﴾ [روم ۳۰ / ۳۲]

"(اے ایمان والو!) ان لوگوں میں سے نہ ہو کہ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور بہت سے فرقے بن گئے (اس طرح) ہر فرقہ جو کچھ (غلط عقائد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وغیرہ) اپنائے (اور اختیار کئے) ہوئے ہے وہ اسی پر خوش ہو رہا ہے۔"

یعنی جو کام شریعت میں یا عقل کے نزدیک صریح بد ہے اس کو ہر کوئی بد (بُرا) جانتا ہے اور جو بُرا کام کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی سے سیکھ کر نیا ایجاد کرتا ہے تو اس کی بُرائی صریح قرآن و حدیث میں نہیں پاتا سو اس کام کو نیک جانتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور بہت سے لوگ جو ایسی نئی نئی باتیں نکالتے ہیں تو خوش ہو کر یا اس کو پسند کر کے' اختیار کرتے ہیں اور ہر فرقے کی (طرف سے) جدا جدا نئی بدعتیں علیحدہ علیحدہ وضع کی ہوتی ہیں تو گروہ جدا ہو جاتے ہیں اور دین میں ایکا (اتحاد اور اتفاق) نہیں رہتا اور پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ مثلاً ایک فرقہ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو باقی سب اصحابوں رضی اللہ عنہم سے افضل اور بہتر جانا اور اپنا لقب تفضیلیہ رکھا اور ایک فرقہ نے ان سے بڑھ کر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو افضل جبکہ باقی اصحابوں رضی اللہ عنہم کو بُرا جانا اور محرم میں محفلیں' تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سیہ پوشی اور حق حق پی اور بھس اُڑانے کی (بدعات) ایجاد کیں اور ایک نے عید غدیر اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور نو روز کیا اور روزے' نماز' اذان' وضو میں کمی بیشی کر لی اور اپنا لقب شیعہ اور محبِ اہل بیت رکھا۔ اور ایک فرقے نے ان کے مقابلے میں علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا اور اپنا لقب خارجی پسند کیا۔ ایک فرقے نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی خطاب اپنے واسطے گوارا کیا۔ اور ایک فرقے نے دیدارِ الٰہی کا انکار کیا اور گناہِ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلی کہلوائے۔ اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کر کے شغل برزخ اور نمازِ معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے ورد اور وظیفے اور فال نامے اور گنڈے' تعویذ اور اتارے اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ اور باجا' راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے۔ پھر کسی نے اپنے کو چشتی مقرر کیا' کسی نے قادری' کسی نے نقش بندی' کسی نے سہروردی' کسی نے رفاعی ٹھہرا لیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر یا چار ابرو کا صفایا کر کے اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر اور کفنی اور سہیلیاں گلے میں ڈال کر ماریہ یا جلالیہ مشہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوا- اور کسی نے دو چار ز ٹلیں (بحثیں) منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کر لیں اور اپنے آپ کو ملاّ اور مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا- سو اس کے سوا اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں طرح کی راہیں نکالیں اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہیں اور ہماری ہی راہ اچھی ہے- سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا- سابق میں بھی یہود اور نصاریٰ نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہو گئے- سو تم ویسے نہ ہو...... اور اپنے دین میں پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو- ایک قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر (ﷺ) ہی کے تابع رہو تاکہ دین میں پھوٹ نہ پڑے-

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنے ہی مذہب اور روّیہ' طریقے' رسوم' عادات کو اچھا جان کر اس پر خاطر جمع نہ کرے' بے فکر ہو کر بیٹھ نہ رہے بلکہ حق بات کی تلاش میں رہے اور اپنے مذہب اور روّیہ اور طریقے' رسوم کا قرآن و حدیث سے مقابلہ کرے جو اس کے موافق ہو' وہ اختیار کرے اور جو اس کے مخالف ہو وہ ترک کرے- بنا گمراہی کی یہی ہے کہ آدمی اپنے روّیہ' طریقہ پر اَڑ رہے اور بے فکر ہو کر بیٹھ رہے- بہت سی خلقت اسی گمراہی میں پڑی ہوئی ہے کہ اللہ اور رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نہیں کرتے- اپنے بزرگوں کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہی حق ہے-

کیا پیر کی بتائی ہوئی راہ سیدھی ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں فرمایا ہے کہ :

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ [الانعام ۶ / ۱۵۳]

"میرا سیدھا راستہ تو یہی ہے' بس اسی کی پیروی کرو اور (دوسرے) راستوں پر نہ چلنا ورنہ وہ راستے تم کو اللہ کے راستے سے علیحدہ کر دیں گے- اللہ تعالیٰ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(قرآن حکیم کے ذریعہ) تم کو ان باتوں کا حکم دے رہا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا یہ قرآن جو میں نے تمہارے واسطے بھیجا' جو روّیہ اور طریقہ اس میں تمہارے کرنے کے لیے فرمایا یہی راہ میری رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔ اس راہ پر چلو اور اس کے سوا اور راہیں باپ دادے کی اور پیر اُستاد کی' رسم اور رواج کی' ملک کے بادشاہوں کی (راہوں پر) نہ چلو اور اگر ان راہوں پر چلو گے تو وہ راہیں تم کو میری راہ سے بھکا دیں گی۔ یہ میں نے تم کو سمجھا دیا کہ تم خبردار ہو جاؤ اور اَور راہوں سے بچتے رہو۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بادشاہ نے کسی کو دُور سے اپنے حضور میں بلایا اور فرمان قاصد شتر سوار کے ہاتھ بھیجا اور اس میں لکھ دیا کہ "فلانی شاہراہ پر ہو کر سیدھے چلے آؤ اور اس شاہراہ کی سب نشانیاں لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیا کہ فلاں ہمارا قاصد جو یہ فرمان لے کر پہنچتا ہے اس کے ساتھ جس طرح یہ راہ پر لائے اسی راہ پر چلتے ہوئے ہمارے حضور میں حاضر ہو جاؤ اور اس راہ میں اور بھی بہت سی راہیں ملی ہوئی ہیں کہ وہ اور طرف گئی ہیں۔ تمہیں ان راہوں کے چلنے والے بھی راستہ میں ملیں گے اور اپنی طرف بلائیں گے۔ ان کی طرف نہ جانا۔ ورنہ بھٹک جاؤ گے اور حضور تک نہ پہنچ سکو گے۔ پھر وہ شخص تھوڑی دور چل کر اور راہوں پر لگ جائے اور اس قاصد کے کہنے کے موافق نہ چلے اور فرمان کو نہ دیکھے اور اس کے مطلب کو نہ دریافت کرے اور دوسری راہوں کے چلنے والوں کے پیچھے چلے اور پھر جانے کہ میں سیدھی راہ پر بادشاہ کے حکم بموجب چلتا ہوں تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک نہ پہنچے گا۔ تو اب اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ جیسے ہر زمانہ میں لوگ دنیا کے کاموں میں نئی نئی وضعیں اور طرح داریاں نکالتے ہیں۔ ویسے ہی دین کے کاموں میں ہر زمانہ کے لوگ نئی نئی باتیں اور جدا جدا راہیں نکالا کرتے ہیں۔

چنانچہ اس سبب سے اگلے دین والے لوگ یہود اور نصاریٰ کئی فرقے ہو گئے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسلمانوں میں بھی لوگ ہزاروں فرقے بن گئے۔ سو اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا قاصد بنا کر اور اپنا فرمان دے کر لوگوں کے واسطے بھیجا اور لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور قرآن میں اپنی طرف پہنچنے کے سب پتے صاف کھول کر بتا دیئے اور رسول ﷺ نے بھی سب رویہ' طریقے صاف صاف بیان کر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن سیدھی راہ ہے' اس کے موافق راہ پر چلو تو اللہ تعالیٰ تک پہنچو گے۔ پھر اگر یہود کی یا نصاریٰ کی یا مجوس یا ہنود کی راہ چلو گے یا اور راہیں نئی ایجاد کرو گے تو نہ پہنچو گے بلکہ بھٹک جاؤ گے۔ جو مسافر کئی راہیں چلے وہ منزلِ مقصود کو نہیں پہنچتا۔ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کے موافق عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ مضبوط اور سیدھی ہے کہ اس پر چل کر آدمی بے خطر اللہ کی طرف پہنچتا ہے اور جو شخص اور راہوں پر چلے وہ گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہوں سے علیحدہ۔ پھر وہ اور راہیں کسی کی ہوں خواہ اگلے کافروں کی' خواہ اب کے کافروں کی' خواہ جاہلوں کی' خواہ بدعتیوں کی۔

چنانچہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے یہی رویہ اختیار کیا کہ ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ کر بہت سے فرقوں کی راہیں اختیار کیں' نماز' روزہ' حج و زکوٰۃ و غیر عبادت نہ کرنا۔ دہریوں اور سوفسطائیوں کی راہ یا نماز میں سستی اور جو عبادت اپنی مرضی کے موافق ہو کرنا اور جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اس سے دل چرانا۔ شریعت کا بعض حکم ماننا اور بعض نہ ماننا' ظاہر میں اور دل میں منافقوں کی راہ ہے۔ اور قبروں پر مسجدیں اور مقبرے اور قبریں اونچی اونچی بنانا' اور اپنے بزرگوں کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل کر ایک ہو گئے یا اللہ تعالیٰ ان میں سما گیا تھا' نصاریٰ کی اور ہندوؤں کی راہ ہے اور مردوں سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا' کفارِ قریش کی راہ ہے اور اپنے باپ دادے کی راہ اور اللہ و رسول (ﷺ) کے خلاف رویہ اختیار کرنا اور ان کے رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا' اگلے کافروں اور ہندوؤں کی راہ ہے۔ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت میں پیٹنا اور چلانا اور ماتم کرنا' اگلے کافروں کی راہ اور تکلفات اور تعظیم مفرط اور ظاہر داری بہت کرنا عجمیوں کی راہ ہے۔ اور بیوہ عورت کا دوسرا نکاح جاننا یا شادی میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سہرا اور مقنعہ موتی باندھنا' داڑھی منڈانا اور عیدین میں بغل گیر ہو کر ملنا اور شب برات میں روشنی کرنا اور گدھے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا' شگون لینا' تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کی نحوست و سعادت ماننا' بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم کرنا' تیجہ' ساتواں' دسواں' چالیسواں' برسی مردوں کی کرنا اور چیچک کی بیماری میں سیتلا بھوانی کا ماننا' اور چھوت وغیرہ کا لحاظ کرنا اور بت پرستی جیسے تعزیہ' جھنڈے' نشان' قدم رسول وغیرہ کی تعظیم کرنا' یہ سب ہندوؤں کی راہ ہے اور اپنے عالموں اور مولویوں اور درویشوں کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو اللہ اور رسول (ﷺ) کے فرمودے کے برابر سمجھنا اور اس کی تحقیق نہ کرنا' یہود اور نصاریٰ کی راہ لوگوں نے اختیار کی اور بہت باتیں اپنی طرف سے نئی نکالیں۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ﷢ کو برا کہنا اور ہزاروں باتیں اور رسمیں اپنے یہاں جاری کر لیں اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ دی اور گمراہی میں پڑ گئے۔ اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے ہوئے دوسرے بد دینوں' کافروں کی راہیں کیوں چلتے اور طرفہ یہ کہ پھٹے منہ پھر بھی زبان سے دعوے کیے جاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔

محبت کا معیار کیا ہونا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ [آل عمران ۳ / ۳۱]

"(اے رسول ﷺ!) آپ ان کو کہہ دیجئے کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے تو میری پیروی کرو (اگر تم میری پیروی کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا' تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔"

یعنی ہر دین و مذہب کے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے اور ہم اس کے بندے ہیں اور جو کام ہم کرتے ہیں سو اسی کی محبت سے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم سے خوش ہو۔ اور ہم کو چاہے پھر اگر ہم سے کچھ گناہ بھی ہو جائے تو بخش ہی دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر! تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو اور تم کو (واقعی) اللہ سے محبت ہے تو اللہ نے مجھ کو اپنا رسول بنا کر تمہارے پاس بھیجا تاکہ تم میرے کہنے کے مطابق اس کی بندگی کرو۔ اس کی محبت کے جو کام میں بتلاؤں سو کرو۔ سو تم میری بتائی ہوئی راہ پر چلو تاکہ معلوم ہو کہ تم کو اللہ سے سچی محبت ہے۔ وہ تمہارے گناہ بھی بخشے کہ ایسے شخصوں کے واسطے وہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہے۔

پھر جو شخص رسول اللہ ﷺ کی راہ نہ چلے بلکہ اپنی طرف سے نئی نئی راہیں نکال لے پھر دعویٰ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے سو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار اور پیغمبر ﷺ کی طرف سے اس پر پھٹکار۔ اس واسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حقیقت میں گویا دعویٰ پیغمبری کا رکھتا ہے کہ اپنی ایک شرع نئی جدا ہی قائم کرتا ہے۔ وہ پیغمبر ﷺ کا تابعدار کاہے کو ہے بلکہ دوسرا بھائی ہے جیسے باغی' خوشامدی۔ محبت یوں ہی ہوتی ہے کہ محبوب کے کہنے کے موافق عمل کیجئے نہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی نہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ بھی کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو سنت کے موافق کام کرے اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو چاہتا ہے۔ اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر بخشش اور مہربانی ہوگی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تنازعات کی صورت میں جج اور فیصل کس کو بنائیں؟

اللہ کریم نے فرمایا:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾

[النساء ۴ / ۶۵]

"(اے رسول ﷺ!) آپ کے رب کی قسم! لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو بھی فیصلہ آپ کر دیں اس سے اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ برضاء و رغبت اسے تسلیم کریں۔"

یعنی جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے یا رسم اور عادت کی بابت لوگوں کے درمیان آپس میں جھگڑا اٹھے۔ ایک کہتا ہو "یوں ہونا چاہئے۔" دوسرا کہتا ہو "یوں نہیں یوں ہونا چاہئے" ایک دعویٰ کرے "حق میرا ہے" دوسرا کہے "میرا ہے" کوئی کہے "یہ کام یا رسم یا عادت بد (بری) ہے" کوئی کہے "نیک ہے" تو ایسے وقت میں چاہئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو منصف بنائیں اور حاکم ٹھہرائیں۔ پھر جو حکم رسول اللہ ﷺ فرما دیں یا آپ کی حدیث سے ثابت ہو اس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف، جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں۔ تب مسلمان کا دعویٰ سچا معلوم ہو گا اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کو منصف اور حاکم نہ بنائے یا آپ کے حکم سے دل میں ناخوش ہو اور آپ کے حکم کو نہ مانے اور چون و چرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر و منافق ہے۔ ظاہر میں اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی "امت" میں کہتا ہے اور پھر آپ کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہیں ہوتا اور دل میں خفگی اور تنگی لاتا ہے۔

اس مقام پر انصاف سے پوچھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں ہندوستانی (اور پاکستانی) مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور نئے عقیدے اور رسوم و رواج جو رائج ہیں اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک جہاں اس میں گرفتار ہے۔ جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوق چھوڑنا (فائرنگ کرنا) اور زچہ کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا، چھٹی کرنا (بچّہ کا) نام فلاں بخش اور غلام فلاں رکھنا اور اگرچہ خون زچہ کا چالیس روز سے کم میں بند ہو جائے مگر پورے چالیس دن تک اس کو ناپاک سمجھنا۔ بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی (سی) محفل کرنا اور ختنہ میں شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا، اس مختون کو معاذ اللہ قبروں یا نشان یا جھنڈے کے سلام کو لے جانا، اس کے ہاتھ میں بال کا کنگنا باندھنا اور اس کے ہاتھ میں لوہا رکھنا اور سوم منگنی کی کرنا، پیڑے (گلاب جامن، رَس گلے) وغیرہ بانٹنا اور شادی نکاح میں موتی باندھنا اور دروازوں پر نیل یا چونے کے ٹیکے دینا، ساچق اور آتش بازی اور پھول کٹھولے اور روشنی کی سیدھیاں اور ٹٹیاں اور ناچ اور زرد و نارنجی اور سرخ کپڑے پہننا، کنگنا باندھنا، مرد کو مہندی لگانا، سہرا باندھنا اور ٹونے گانا (منتر پڑھنا) اور جلوہ کرنا (چراغاں) اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا، محرم میں عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا، چارپائی پر نہ سونا، تعزیہ بنانا، شدے نکالنا، محرم کی محفلیں کرنا، علم چڑھانا، مہندی بنانا اور صفر کے مہینے کے بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا اور آخری چہار شنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاوّل میں مولود (محفل میلاد) کی محفل ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے کا آئے کھڑے ہو جانا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آپ کی رُوح یہاں آتی ہے اور ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا اور جمادی الاولیٰ میں مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلّے کو عرس میں جانا اور شعبان کو آتش بازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں اخیر جمعہ کو خطبہ الوداع اور قضا عمری پڑھنا، شوال میں عید کے روز سویاں پکانا اور بعد نمازِ عیدین کے بغل گیر ہونا یا مصافحہ کرنا اور ذی قعدہ کے مہینے میں نکاح نہ کرنا وعلیٰ ہذا القیاس۔ کفن کے ساتھ جا نماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور عزرائیل علیہ السلام کے نام کو یا سورۂ یٰسٓ کو معاذ اللہ اچھا نہ جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر میں قل کے ڈھیلے اور شجرہ رکھنا اور تیجہ،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دسواں' چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی' عرس مُردوں کے کرنا اور اسقاط مروجہ کرنا' حافظوں کو قبر پر بٹھانا' قبروں پر چادریں ڈالنا' مقبرے بنانا' قبروں پر تاریخ (وفات و پیدائش) لکھنا' وہاں چراغ جلانا' موت کے ذکر کو بُرا جاننا' بعد تین روز کے ماتم پُرسی کرنا اور دُور دُور سے سفر کر کے قبروں پر جانا اور توشے اور سہ میناں کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹیوں کا حصہ نہ دینا اور بیماریوں میں (ٹونے) ٹوٹکے کرنا' حضراتیں کرنا' (مریض کے اندر جن کو حاضر کرنا) منگل' بدھ' سنیچر (ہفتہ) کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعض تاریخوں کو نحس (منحوس) جاننا' گھوڑے' حویلی' عورت میں مبارکی نحوست کی علامتیں مقرر کرنا اور ورد ناد علی رضی اللہ عنہ اور رسم بزرگوں کے نام کے یا قرآن کی آیتوں کو معکوس پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایک (خود ساختہ) دُعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور اس کو عمل میں لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی (یعنی صوفیوں کی خود ساختہ نماز "صلوٰۃ غوثیہ") پڑھنا اور ہولی' دوالی وغیرہ کفار کی رسموں کو ماننا اور اُونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کا مُردوں سے اور مَردوں کا عورتوں سے سلام علیک کرنے کو ادب کے خلاف جاننا اور خطبہ میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا' بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اس کے سلف کے عقائد سے انحراف کرنا۔ وحدتِ وجود اور وحدت شہود یا جبر و قدر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا' اس کے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہل بیت یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں بد اعتقادی کرنا' ان پر طعن کرنا اور مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا۔ راگ یا باجا سننے کو بہتر جاننا' اپنی ذات پات' نسب کی بڑائیاں کرنا' آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو اور حرکات سکنات تحریر میں تعظیم زیادہ کرنا' مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا اور شادیوں میں بے جا خرچ کرنا' بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا' مصیبت میں چلانا' پیٹنا' زیادہ سوگ میں بیٹھنا' اپنے جسم و مکان اور سواری وغیرہ کی زینت (ڈیکوریشن اور سجاوٹ) بہت ہی کرنا۔

غرضیکہ یہ باتیں اور سوا اس کے ہزاروں رسمیں جو رائج ہیں کہ ہزاروں آدمی یہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رسمیں کرتے ہیں اور بتیرے آدمی منع بھی کرتے ہیں قطع نظر اور دلیلوں سے جب مسلمانوں میں اختلاف پڑے اور اس بات میں جھگڑا اٹھے تو ایسے وقت میں محمد رسول اللہ ﷺ کو منصف اور حاکم بنانا چاہئے۔ اس واسطے کہ آپ کے وقت میں بھی تو لڑکے پیدا ہوتے تھے اور عورتیں زچہ ہوتی تھیں اور لڑکوں کے ختنے بھی ہوتے تھے اور قرآن پڑھنا ان کو شروع ہوتا اور لوگوں کے نکاح ہوتے تھے اور لوگوں کو بیماریاں ہوتی تھیں اور لوگ مرتے تھے اور قبریں بنتی تھیں اور چلّہ اور برس روز گزرتا تھا اور محرم، صفر وغیرہ مہینے آتے تھے۔ تو ایسے وقت میں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کس طرح عمل میں لاتے تھے؟ پھر اگر ان کاموں کا بڑا ہونا رسولِ اکرم ﷺ کے قول اور فعل اور تقریر سے ثابت ہو تو چاہئے کہ مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول کرے اور ایسا ہی آپ کی مرضی کے موافق عمل میں لائے اور جو شخص اس کی بڑائی دریافت کر کے ناخوش اور خفا ہو اور ان کا ترک کرنا بڑا لگے تو صاف جان لینا چاہئے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں اور یہ بے شبہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین بلکہ تبع تابعین رحمہم اللہ کے بعد یہ رسمیں رائج ہوئیں تو اب معلوم ہونا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نئی نئی رسموں اور ایجادی کاموں کے حق میں کیا فرمایا؟ سو سننا چاہئے:

بدعت کے جواز میں حیلے، بہانے اور مختلف تاویلیں

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.)) [متفق علیہ]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں اور اس کی اصل نہ ہو سو وہ چیز باطل اور مردود ہے۔"

یعنی جس نے ایسی چیز دین میں نکالی کہ جس کی دین میں اصل نہ ہو سو وہ چیز باطل اور رَد ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نئے کام دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے یا تابعین یا تبع تابعین رحمہم اللہ کے وقت میں ایسا واقعہ نہ ہوا کہ اس سے نئے کام کی حاجت ہوتی۔ بعد اس زمانہ کے ایسا واقعہ ہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوئی۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کے وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت یا تابعین کے وقت تک کسی کو صرف و نحو پڑھنے کی یا قرآن شریف کے زیر و زبر بنانے کی (یعنی آیات کے الفاظ پر اعتراب لگانے کی) یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہ ہوئی۔ اس واسطے کہ سب مسلمان عرب تھے۔ کلام اللہ کو بغیر صرف و نحو کے سمجھتے تھے اور بغیر زیر و زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تھے اور اختلاف کم تھا۔ سو ان کو احتیاج ہی نہ ہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوے بناتے۔ بعد اس زمانہ کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہنچا تب ان چیزوں کی احتیاج ہوئی اور بموجب اشارے' آیات و حدیث کے یہ چیزیں بنائی گئیں۔ تو یہ چیزیں کہ وسیلہ علم کا ہیں جیسے صرف و نحو اور علم قرأت اور اصول و فقہ اور کتابیں تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ چیزیں ان لوگوں کے حق میں بدعت نہیں۔

اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہیں کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کے یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے یا تابعین یا تبع تابعین رحمہم اللہ کے وقت میں وہ نئی چیزیں بغیر انکار کے جاری نہ ہوئیں تو وہ چیزیں بدعت اور باطل اور مردود ہیں۔ مثلاً اس وقت میں لوگ مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجہ' دسواں' چالیسواں نہیں کرتا تھا اور اسی طرح سے فاتحہ نہیں دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت سے کوئی نہ سمجھتا تھا۔

مثلاً اس وقت میں لوگوں کے نکاح ہوتے تھے۔ مگر کوئی سانچق اور آتش بازی وغیرہ اور مصحف آرسی وغیرہ نہیں کرتا تھا۔ تو ایسے سب کام کاج باطل اور مردود ہیں۔ اس واسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہے کہ جس کے کرنے میں خوبی اور بہتری اور ثواب ہو اور نہ کرنے میں ثواب جائے یا الزام آئے اور برائی ٹھہرے۔ سو دین کے کام دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ کام جو دل سے تعلق رکھتے ہیں' جیسے نیت' اعتقاد' فکر' دھیان اور محبت'

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عداوت وغیرہ' دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہیں۔ سو وہ کام یا عبادات ہیں یا معاملات ہیں یا رسوم و عادات ہیں۔ سو ان دونوں طرح کے کاموں کا مقرر کرنا یا ٹھہرانا اور بتلانا اور ان کاموں میں وقت اور جگہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا کام تھا اور اسی واسطے آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بنا کر بھیجا تھا سو آپ نے فرمایا کہ جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی اور اس کی کوئی مثل اور نظیر بھی دین میں نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے عقیدے اور عبادت اور رسم میں وقت یا جگہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل و مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہیں یہ مجتہد کا کام ہے۔

کافروں اور بد دینوں کی رسمیں مسلمانوں میں جاری کرنا

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَ مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مُطَّلِبُ دَمِ اَمْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ.))

[بخاری بحوالہ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالسنۃ]

"سیدنا ابن عباس ؓ نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیوں سے تین پر ہے۔ ایک گناہ کرنے والا حرم میں (یعنی حرم میں الحاد پھیلانے والا)۔ دوسرا اسلام میں' اگلے کافروں کی عادت کے کام چاہنے والا' تیسرا کسی مسلمان کے خون کو ناحق بہانے کا مطالبہ کرنے والا۔"

اگلے کافروں کی یہی رسمیں اور عادتیں تھیں کہ اپنے مولویوں اور درویشوں کی نکالی ہوئی بات کو عین اللہ ہی کا حکم سمجھنا اور باوجود مخالف فرمودۂ الٰہی و رسول ہونے کے اس بات کو غلط نہ جاننا اور نہ اسے چھوڑنا (یعنی اسے ترک نہ کرنا) اور اللہ و رسول کے کلام کے مقابلے میں اس بات کی سند پکڑنا' اپنے باپ دادے کی رسم و رویہ کو مقدم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرنا' شرعی مسئلہ کے مقابلہ میں اس کی دلیل اور سند پکڑنا' دنیا کے طمع بازوں کے بڑا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نہ کرنا' کلام اللہ اور کلام الرسول میں تحریف (کمی بیشی) کرنا' اپنی خواہش سے مسئلہ تاویلی تراش لینا' (کسی مسئلہ کی تاویل کر کے اس کو جائز کر لینا) صلح کل کا رویہ اختیار کرنا' اپنی ذات' خاندان' نسب پر فخر کرنا۔ اس میں دون کی لینا' مُردوں کو بیان کر کے چلا کر رونا پیٹنا' غم میں سیاہ کپڑے پہننا' قبریں بلندی کی بنانا' قبروں پر یا مقبرے میں اس کی تاریخ وغیرہ لکھنا' مقبرے بنانا' قبروں پر مسجدیں بنانا' وہاں کھانا چڑھانا' باجے اور راگ کو عبادت سمجھنا' نو روز کو ماننا' صفر کے مہینے کے تیرہ دن کو نا مبارک سمجھنا' سعادت نحوست ستاروں کی اور دنوں کی ماننا' جن پریوں کی ماننا کرنا' شگون لینا' بزرگوں کی منتیں ماننا' بزرگوں کی نیاز اچھوتی ٹھہرانا' تصویروں کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے معجزہ و کرامت نہ ہو اس کو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا' وغیرہ۔

یہ ہزاروں رسمیں اور عادتیں سب یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں کی اور تمہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں اور سوا اس کے اور ہزاروں رسمیں ہندوؤں کی ہیں کہ لوگوں نے اپنے یہاں رائج کر لیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ایسی ہی باتوں کو مٹانے کو اور ایسی ہی رسموں کے دفع کرنے کے لیے آئے اور قرآن نازل ہوا۔ پھر جو شخص ایسی رسمیں اور عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے تو وہ شخص اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے' راندہ گیا' اللہ کے غضب میں گرفتار اور اللہ کے دشمنوں میں شمار ہوا۔

اس مقام پر یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہے کہ اگلے کافروں کی رسوم اور عادات اسلام میں جاری رکھنا گویا وہ رسم اسلام میں نئی نکلی۔ بعضے شخص جو شبہ کرتے ہیں کہ جس کام کی صریح برائی قرآن و حدیث میں نہیں آئی اس کو ہم کیوں برا جانیں؟ سو یہ بات غلط ہے۔ اس لیے کہ جس کام کی ہمیں اللہ اور رسول کی طرف سے اجازت نہ ہوئی وہ کام ہمیں منع ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدعتیوں سے جہاد

((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهٖ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.))

[مسلم' بحوالہ مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو اس کی امت میں بھیجا تو اس کی امت میں کچھ صاف دل لوگ اس نبی کے مددگار اور یار (دوست) ہو جاتے۔ (اب) وہ لوگ اس نبی کا طریقہ (سنت) اختیار کر لیتے اور اس کے نبی (ﷺ) کے حکم کے مطابق عمل کرتے۔ پھر (اس کے بعد) یوں ہوتا کہ بدرویہ لوگ پیدا ہوتے' وہ لوگوں کو ایسی بات اپنانے کو کہتے کہ جس پر وہ خود بھی عمل نہ کرتے تھے اور ایسے ایسے کام کرتے کہ جس کا حکم (اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کی طرف سے) نہ ہوتا تھا تو جس نے ان لوگوں سے اپنے ہاتھ (قوت و طاقت) سے جہاد کیا' سو وہ کامل مسلمان ہے اور جس نے ان سے اپنی زبان (تقریر' وعظ' نصیحت وغیرہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت) کے ساتھ جہاد کیا' وہ بھی مسلمان ہے اور جس نے ان سے اپنے دل سے (نفرت اور ان کو برا جان کر کہ ان کا طریقہ غلط اور پیغمبر ﷺ کے خلاف ہے) جہاد کیا وہ بھی مسلمان ہے اور اس کے بعد (یعنی اگر وہ دل سے بھی برا نہیں جانتا تو پھر اس کے دل میں) رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود نہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو خبردار کرنے کے لیے سابقہ پیغمبروں کی امتوں :

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حال بیان کیا۔ سو رسول اللہ ﷺ کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ آپ کے اصحاب ؓ صاف دل' پاک باطن لوگ تھے جو رسول اللہ ﷺ کے مددگار رہتے تھے اور آپ کے حکم کے موافق عمل کرتے تھے۔ ایک مدت کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگوں کو اور کچھ بتلاتے اور خود اور کچھ کرتے "خود فضیحت بدیگراں نصیحت" اور ایسے کام کرتے جس کا حکم نہیں ہوا یعنی نئی نئی ایجاد و بدعت کے کام۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اُن کے خلاف ہاتھ (قوت' طاقت) سے جہاد کرے کہ اُن کو مارے اور اُن کا وہ بدعت کا کام متغیر کر دے اور توڑ ڈالے اور اس کا کارخانہ درہم برہم کر دے سو وہ کامل اوّل درجہ کا مسلمان ہے۔ اور جو کوئی صرف زبان سے بدعت سے منع کرے اور اس کی بُرائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہے مگر دوسرے درجہ کا۔ اور جو شخص اس بدعت کے کام کو دل سے بُرا جانے اور فکر و تدبیر اس کے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے دل نہ ملائے وہ بھی مسلمان ہے۔ تیسرے درجہ کا ضعیف الایمان اور (جس میں بدعت کے خلاف) اتنا بھی جذبہ نہ ہو اس میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی موجد بدعات ہو اُس کے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان سے جس قدر ہو سکے اس قدر بدعت کے موقوف (ختم) ہونے کیلئے کوشش کرے اور بدعت کے کام کو توڑ دے اور زبان سے بدعتیوں کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے بدعت کو بُرا جانے اور بدعتیوں سے دوستی اور اتحاد نہ رکھے اور اگر رکھے تو ایمان میں نقصان ہے اور جس قدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اتنا ہی ایمان کامل ہوا۔ اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا حکم نہ ہوا اگرچہ مناہی اور ممانعت بھی نہ ہوئی ہو اس کام کو کرنا بدعت ہے اور ممنوع ہے۔ مثلاً کہنیوں تک دونوں ہاتھ وضو میں دھونا فرض ہے اور بغلوں تک دھونا صریح منع بھی نہیں تو اب اگر کوئی شخص وضو میں بغلوں تک ہاتھ دھوئے اور جانے کہ میں اچھا کرتا ہوں تو اس کو منع کریں گے کہ وضو میں اس طرح

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دونوں ہاتھ دھونے کا حکم نہیں ہوا۔

یا مثلاً اذان میں اوّل چار دفعہ اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ پھر کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لائے کہ اذان میں پانچ دفعہ اللہ اکبر کہنا منع نہیں آیا تو اس کو رد کریں گے اور یہی کہیں گے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہیں آیا۔ مثلاً اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے ساتھ یوں کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تو اس کو منع کریں گے۔

مثلاً فجر کی دو سنت مقرر ہیں۔ کوئی تین یا چار رکعت سنت فجر کی پڑھے تو اسی طرح اس کو بھی منع کریں گے اور یہی کہیں گے کہ اس طرح سے حکم نہیں ہوا۔ منع کرنے کو یہی دلیل کافی ہے کہ اس کام کی شریعت میں صراحتاً یا اشارۃً اجازت نہیں آئی۔

مگر ہاں! (کوئی نیا) کام کرنے کے کیلئے البتہ دلیل چاہئے اور حکم بتلائیے خواہ آیت ہو، خواہ حدیث ہو یا رسولِ رحمت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل اور اتفاق ہو۔

کسوٹی اور حق کا معیار

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَاتِيَنَّ زَمَانٌ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ.)) [رواه الترمذي]

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میری امت پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل (یہودیوں) پر آیا تھا۔ جیسے ایک جوتی برابر دوسری کے (یعنی میری امت کے لوگ ہر طرح سے یہودیوں کے نقش قدم پر بڑا کام کریں گے) یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی ایسا بدبخت ہوا کہ اس نے اپنی ماں سے اعلانیہ طور پر بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو ایسا ہی کرے گا اور بنی اسرائیل پھوٹ کر بہتر فرقے ہو گئے...... اور..... میری امت تہتر فرقے ہوگی۔ یہ سب کے سب دوزخی ہوں گے ماسوائے ایک گروہ کے۔" تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ گروہ کونسا ہے؟" آپ نے فرمایا: "وہ وہ لوگ ہوں گے جو اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے کہ جس پر (آج) میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور میری امت سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ ان میں بدعتیں ایسے جاری و ساری ہوں گی کہ جیسے جاری ہوتی ہے ہڑک (زہر) کتے کے کاٹے ہوئے کو کہ نہیں باقی رہتی اس کی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر وہ زہر داخل ہو جاتی ہے اس میں۔ (یعنی اثر کرتی ہے)"

یعنی جیسے (باؤلے) کتے کے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ و ریشہ میں، گوشت و پوست، جوڑ بند میں بیٹھ جاتی ہے ویسے ہی ایک زمانہ میری امت پر ایسا آئے گا کہ لوگوں میں بدعتیں جاری ہو جائیں گی۔ عقیدے اور عبادتیں اور وظیفے اور روزے، نماز، صدقہ، خیرات، مراقبے، نئی نئی طرح کے نکلیں گے اور مسلمانوں کے دین میں یہود اور نصاریٰ سے بھی زیادہ پھوٹ پڑے گی کہ ان کے تو بہتر فرقے ہوئے ہوں گے، یہ تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ سو ویسا ہی ہوا۔ کوئی خارجی ہوا، کوئی رافضی ہوا، کوئی جبری، کوئی قدری، کوئی معتزلی، کوئی آزاد، کوئی ستزا شاہی اور کوئی سنی۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقیدے اور طریقے اور رسم و عادات یعنی سنت کے موافق عمل کرنے والا جو فرقہ ہو وہ بہشتی اور جنتی ہے اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتیں نکال کر گروہ متفرق ہو گئے وہ سب دوزخی ہوں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اور آپ کے یاروں کے عقیدے اور رسم و عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم درست رکھے تو وہ جنتی اور سچا سنی مسلمان سنّت کے موافق ہے اور جو شخص ان کے عقیدے اور عبادت اور عادت کے سوا اور طریقے نکالے یا اُن کے طریقے میں کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے لئے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہے۔ اُن کے طریقے میں کیا نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے؟ اور پھر مسلمانی کا دعویٰ کرے۔ جھوٹے نام سے کام نہیں چلتا بلکہ الزام آتا ہے۔

مؤمن کے صبح و شام کس طرح گزریں؟

((عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیَ وَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ.))

[اخرجہ الترمذی]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے میرے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو صبح و شام اس طرح کرے کہ تیرے دل میں کسی کے خلاف دھوکہ، کدورت (اور میل) نہ ہو۔

یعنی کینہ اور عداوت نہ ہو (تو اس حال میں اپنی صبح اور شام کے لمحات گزار) پھر فرمایا: "اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جس نے دوست رکھا میری سنّت کو تو اس نے مجھی کو دوست رکھا اور جس نے مجھ کو چاہا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوستی یہی ہے کہ سنّت کے موافق عمل کیجئے اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سنّت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبے کا بہشتی ہے کہ بہشت میں پیغمبر ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہئے کہ جس قدر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہو سکے سُنّت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے۔

اور ایک سُنّت یہ بھی ہے کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کسی کی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل میں نہ رہے۔

یہود و نصاریٰ سے متاثر ہو کر بدعت اختیار کرنا

((عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ فَتُعْجِبُنَا فَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ.))

[مشکوٰۃ اخرجہ احمد والبیہقی]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا "ہم سنتے ہیں باتیں یہودیوں سے سو وہ ہمیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ ہمیں یہ اجازت دیتے ہیں کہ ہم اس میں سے کچھ لکھ لیں" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاریٰ؟ سو جان لو! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں۔ ہاں اگر خود موسیٰ علیہ السلام بھی آج زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری لائی ہوئی (شریعت) کی تابعداری کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔"

یعنی جس دین میں نقصان ہوتا ہے اور سب احکام نہیں کھلتے تو اس دین کے علما اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ فلاں کام میں کیا حکم لگائیں اور کیسا فتویٰ دیں اور فلاں کام کو کیونکر کریں؟ تو وہ لوگ اور دین والے لوگوں سے دیکھ کر ویسا ہی کرتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ کہ جب انہوں نے اپنے دین میں سب احکام نہ پائے یا دین کے احکام ان کی سمجھ میں نہ آئے تو اور دین والوں کی باتیں حیران ہو کر سیکھ لیں۔ سو اس دینِ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے سب احکام بیان کیے اور اس کی تفصیل پیغمبر محمد ﷺ سے بخوبی معلوم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوئی اور کسی بات میں اشتباہ اور دھوکا نہ رہا اور اس شریعت میں کسی اور دین کی حاجت نہ رہی اور سب اگلے دین منسوخ ہو گئے۔ اگر اس وقت میں یہودیوں کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو اس شریعت پر چلتے۔ یہود اور نصاریٰ کس گنتی اور شمار میں ہیں اور کیا چیز ہیں جو ہم اُن سے باتیں سیکھیں؟ پھر اگر ہم ان سے دین کی باتیں سیکھیں تو گویا اپنے دین کو ناقص اور اُن کے دین کو کامل اور پورا جانیں...... اور اس بات سے ایمان میں نقصان آتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور دینوں کے علم پڑھنا اور دوسرے دین والوں سے باتیں سیکھنا اور اختیار نہ کرنا چاہئے۔ مگر ہاں! جو کوئی اور دین والوں کی باتیں اس سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لیے یا رَد کرنے کے لیے دریافت کرے تو یہ اور بات ہے۔ تو ایسا شخص چاہئے کہ پہلے آپ مسلمانی کے دین میں پکا اور مضبوط اور عالم ہو جائے۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ اسی سبب سے گمراہی میں پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر نہ رکھی اور کچھ رسم و رواج یہود کے اور کچھ نصاریٰ کے اور کچھ ہنود کے سیکھ لیے اور کرنے لگے۔ اور پھر اس کو اپنے دین کی بات جانتے ہیں۔

چنانچہ اکثر جاہل جب نصاریٰ کی پکی قبریں اور اُونچی اور اس پر مقبرے، قبے بنے ہوئے اور اس پر تاریخیں اور نام مُردوں کے لکھے ہوئے دیکھتے ہیں یا ہندوؤں کی شادی اور موت کی رسوم و رواج دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایسی باتیں ساری ہمارے دین میں بھی ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اس دین کے نادانوں نے انہی لوگوں سے یہ باتیں سیکھ لیں اور خود کو ان کے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی نصیحت کرے تو اس سے رد و بدل کرتے اور جھگڑتے ہیں۔

جھگڑالو کون؟

((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴾ .))

[احمد' ترمذی]

"سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی قوم ہدایت پالینے کے بعد گمراہ نہ ہوئی کہ وہ اسی ہدایت (پر مبنی تعلیمات) پر ہی کاربند تھی مگر وہ ایک سبب کے باعث گمراہ ہو گئی۔ وہ سبب یہ تھا کہ وہ لڑائی جھگڑے کا شکار ہو گئی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے رسول ﷺ) "تجھ سے کافر بحث (بات چیت) نہیں کرتے مگر جھگڑا کرتے ہوئے بلکہ یہ لوگ تو نرے جھگڑالو ہیں۔"

یعنی جھگڑا اس کو کہتے ہیں کہ آپ ناحق پر ہیں اور حق والے کو ٹکرانا چاہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ دین کے کام جب تک اگلے لوگ حق مانتے رہے تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو رائج اور جاری کرنے لگے اور حق بات میں چون و چرا کی اور اس کو ٹکرانے لگے تو گمراہ ہو گئے۔ سو مسلمان کو چاہئے کہ بدعت کے کام پر جھگڑے نہیں اور حق بات کی جو قرآن و حدیث میں لکھی ہو' پیروی کرے اور جو شخص بدعت کے لیے جھگڑے اور بدعت جاری کرے' انجام اس کا گمراہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے وقت میں اکثر کافر حق بات کو حق ہی جانتے تھے مگر پھر بھی جھگڑتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن میں فرمایا کہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہیں اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے نہیں کرتے مگر اس واسطے کرتے ہیں کہ حق بات سے ٹکرا لیں۔ سبحان اللہ! ایک مسلمان قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے لہٰذا اسے نہ کرنا چاہئے۔ دوسرا اس کے مقابل میں کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادا سے یا ہمارے پیر یا ہمارے شہر کے لوگ کرتے ہیں' سو ہم بھی کریں گے اور نہ چھوڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول ﷺ کے حکم کو بزرگوں کی نکالی ہوئی بدعت سے کم تر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق کی سختی اور تکلیف شاقہ دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی میں پڑ گئے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

درویشی' پیری فقیری اور صوفیوں کی بدعات

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِى الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةَ اِبْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ.))

[ابو داؤد بحوالہ مشکوۃ' باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

"سیدنا انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ("شریعت کی مقرر کردہ حدود سے بڑھ کر) تم اپنی جانوں پر سختی اختیار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تم پر سختی روا رکھے گا۔ جس قوم نے اپنے اوپر (بیجا) سختی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی۔ انہی لوگوں میں سے آج گرجوں (چرچوں) اور دیروں میں (صوفی) لوگ باقی چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے جو یہ درویشی ایجاد کی ہے اور بدعت نکالی ہے۔ سو ہم نے تو یہ درویشی ان پر فرض نہ کی تھی۔"

یعنی بعضے لوگ یہود اور نصاریٰ میں درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑ کر جنگلوں میں رہتے' ٹاٹ پہنتے' زنجیریں گلوں میں ڈالتے تھے' اپنے آپ کو خوجا بنا ڈالتے تھے تاکہ زنا نہ ہو جائے اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ فقیری اور اپنے اوپر درویشی جو انہوں نے ایجاد کی سو اس کا ہم نے ان کو حکم نہیں دیا۔ سو ہمارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل مشکل کام اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو چھوڑ دیتا ہے' تو وہ اسی مشکل اور سخت کاموں میں پڑا رہتا ہے اور اس کی برائی اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ سو تم ایسے سخت کام ایجاد نہ کرو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے شریعت میں بہت آسان کام بتلائے ہیں' ان کے سوا اپنی طرف سے بغیر حکم الٰہی اور رسول کے سخت اور مشکل کام اپنے اوپر اختیار نہ کرو۔ جیسے شک کے مارے کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو اور غسل وغیرہ میں بہت سا پانی خرچ کرنا اور نیت نماز کی زبان سے بار بار کہنا اور ہر عمل کے واسطے بے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سبب ہندوؤں کی طرح نہانا اور لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے فلانے اردو وظیفے معمولی خلافِ سُنّت ضرور پڑھنا۔ مثلاً جب بدھ کا روز آئے تو اپنے کو ناپاک سمجھ کر نہا کر کپڑے بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا' یا جب قبہ بنا کر گدی پر بیٹھے پھر اپنے مکان سے باہر نہ جانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے' وِرد ایجاد کرنا اور وظیفہ ایجاد کے موافق قیود اور شرط سے پڑھنا اور نمازِ معکوس پڑھنا اور ہفتہ میں ایک روز گوشت ترک کرنا یا اچھا کپڑا پہننا یا اچھے کھانے کو جو حلال اور طیب ہو نہ کھانا' ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی مہینے یا کسی روز مخصوص میں کوئی چیز ترک کرنا یا شادی موت کی رسوم کو لوازمات نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجا لانا اور جب تک وہ رسوم اپنے معمول سے نہ ہوں تب تک اس نکاح' شادی' موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جب تک وہ لوازمات جمع نہ ہو لیں تب تک ختنہ اور شادی میں دیر کرنا۔

یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس اور القاب کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجھنا یا سال کے بعد ضروری سمجھ کر فلاں بزرگ کا عرس کرنا یا سال کے بعد فلاں فلاں بزرگ کی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور اس کے علاوہ ہزاروں باتیں ہیں پھر ایسے ایسے کاموں کو عبادت اور ثواب جاننا حالانکہ یہ سب بدعات ہیں اور لوگوں کی ایجاد (کردہ ہیں)۔ اگلی اُمتوں کے لوگ ایسے ہی کام کر کے سختی میں پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مُہر اُن سے اُٹھا لی اور اُن کو اُن کی سختی اور مشکلوں میں چھوڑ دیا۔ سو انہی میں سے کچھ لوگ بعضے خانقاہوں اور چلّہ گاہوں اور درگاہوں اور دیروں اور گرجوں میں (اب بھی) باقی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرا لے۔ جو کام اللہ اور رسول ﷺ نے عبادت بتلائے وہ عبادت جانے اور بجا لائے اور جو چیز حلال و مباح ہے اس کو کھائے اور عمل میں لائے مگر ہاں بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ نامور عبادت میں خلل پڑتا ہو یا اس مباح اور حلال سے آدمی گناہ میں گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہ اس مباح اور حلال کو اتنے ہی مطلب تک ترک کر دے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مگر حلال اور مباح جانتا رہے۔ جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے لیے طبیب کی صلاح کے موافق روٹی' گوشت وغیرہ ترک کرے۔ پھر جب صحت ہو جائے تب کھائے۔

اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس کام کا جس قدر حکم ہو اتنا ہی اور ایسا ہی بجا لائے۔ اپنی طرف سے احتیاط تام رکھ کر اور کچھ قید میں نہ بڑھائے:

یقینی کامیابی کی ضمانت

((عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتٰبَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهٖ.))

[موطا امام مالک' مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑیں تم میں میں نے دو چیزیں کہ ہرگز نہ گمراہ ہو گے جب تک مضبوط پکڑے رہو گے ان دونوں کو۔ ایک کتاب اللہ دوسری سنت رسول اللہ (ﷺ) کی۔"

یعنی آدمی کشمکش میں گرفتار رہتا ہے۔ دنیا اپنی طرف بلاتی ہے' شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ باپ ماں اپنے روئیہ پر چلانا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے روئیہ پر اور اُستاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست یار اپنی وضع پر اور بیوی و اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چلانا چاہتے ہیں جبکہ آدمی کو ان سب سے حاجتیں درپیش ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے دنیا کمانے کے اور شیطان کے دفع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کی تابعداری کی طرح اور بادشاہ اور امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی نبھانے کے انواع اور بیوی' بچوں کے حقوق سب مفصل بیان کیے۔ تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب قرآن اور رسولِ اکرم ﷺ کے روئیہ اور طریق کو مضبوط پکڑے' اللہ کی رسّی کو کسی حال میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہ چھوڑے تب تک ہرگز گمراہ نہ ہوگا اور اگر قرآن کو اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے سبب ماں باپ کے رویہ اور رسوم پر چل کر یا بادشاہ' امیروں کی فرمانبرداری کر کے یا اُستاد پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کے اغوا سے یا اپنی بیوی کی تابعداری سے گمراہ ہو جائے اور جو قرآن و سنّت کو مضبوطی سے اختیار کرے گا تو ان سب کا کہنا اسی بات میں مانے گا جو کتاب اللہ اور سنّت کے موافق ہو اور اگر موافق نہیں تو ہرگز نہ مانے۔

بڑی کم بختی اس کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جائے اور زیادہ تر بد نصیبی اس کی جو اللہ ہادیٔ مطلق اور محمد رسول اللہ ﷺ رہنمائے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بنائے۔

نبی ﷺ کے یاروں کا بن یار

((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا إِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ فَاعْرِفُوْا فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ.))

[مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ]

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس کو اچھا رویہ کرنا ہو اور سیدھی راہ چلنا ہو تو چاہیے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے ان کی جو فوت ہو گئے' اس لیے کہ زندو پر فتنہ سے امن نہیں۔ سو وہ لوگ اصحاب محمد ﷺ کے تھے کہ وہ افضل تھے اس اُمت میں اور نیک تر تھے دلوں سے اور نہایت ذور اندیش تھے از روئے علم کے اور بہت کم تکلف کرنے والے تھے کہ اختیار کیا تھا ان کو اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لیے اور ان کی فضیلتوں اور عظمتوں کو پہچانو اور مضبوطی سے پکڑ لو ان کے اخلاق اور عادتوں کو اپنی استطاعت کے مطابق اس لیے کہ وہ یقینی طور پر سیدھی راہ پر گامزن تھے۔"

یعنی نئی نئی راہیں اور روِیہ نہ نکالو اور جس کو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر ﷺ کے یاروں کے قدم پر قدم رکھ کر چلے اور انہیں کی رسوم اور عادتیں خوب مضبوط ہو کر اختیار کرے۔ اس لئے کہ وہ لوگ نہایت صاف باطن اور پاک دل تھے اور ان کو علم میں نہایت فہم تھا' فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوچتے تھے اور تکلف اُن میں نہایت کم تھا اور ظاہر داری کم کرتے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کا ان کو مصاحب بنایا تھا کہ ان سے دین قائم ہو۔ سو ان کی بزرگیاں اور خوبیاں دریافت کرو اور وہ صراطِ مستقیم پر تھے۔ بعد ان کے جوں جوں پیغمبر ﷺ کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اُن کے کاموں میں شیطان اندازی دخل کرتا گیا۔ اور نفسانیتیں پیدا ہوئیں اور اختلاف بہت سا پڑا۔ سو مسلمان کو اپنے وقت میں یونہی مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سب کے سب اصل جاری کرنے والے دین کے تھے' اختیار کرے اور نئی نئی باتیں نہ نکالے اور ان کی نکالی ہوئی راہ پر نہ چلے ورنہ تو موت اور قیامت نزدیک ہے۔ مرنے کے بعد اور قیامت کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

حوضِ کوثر پر پہنچ کر تشنہ لب رہ جانے والے کون؟

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ يَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بَعْدِیْ.)) [متفق علیہ' مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ]

"سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
"میں تم سب سے آگے حوضِ کوثر پر جاؤں گا۔ جو شخص میرے پاس پہنچے گا حوضِ کوثر سے جام پئے گا اور جو ایک بار پئے گا ہرگز کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ مجھ پر وارد ہوں گے کئی فرقے کہ میں ان کو پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر (اچانک) ایک پردہ حائل ہو جائے گا میرے اور ان کے درمیان' تو میں کہوں گا کہ : یہ تو میرے (امتی) ہیں (یعنی ان کو حوض پر آنے دو) تو جواب ملے گا : (اے رسول ﷺ!) تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے (تیری وفات) کے بعد دین میں کیا کیا نئی نئی باتیں نکال لی تھیں۔" تب میں محمد (ﷺ) کہوں گا : "دور کرو ان کو مجھ سے' ان کو مجھ سے دور کرو کہ جنہوں نے میرے (دنیا سے جانے کے) بعد دین کو ہی بدل ڈالا۔""

یعنی روزِ قیامت کو جب آفتاب میل برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامنے آئے گی تو نہایت گرمی کی شدت ہوگی اور لوگوں کو پیاس لگے گی اور وہاں ایک حوض ہوگا کہ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا۔ اس حوض پر ہمارے رسول محمد ﷺ آگے جا کر ٹھہریں گے اور جو پیاسا ادھر جائے گا اس کو پانی پلائیں گے۔ تو وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اس اثناء میں بدعتی لوگ بھی جنہوں نے دین کے کام میں نئی نئی باتیں اور رسمیں نکالی تھیں اور سنت اٹھا کر بدعت ایجاد کی تھی' حوضِ کوثر پر جائیں گے۔ تو بسبب اس کے کہ وہ کلمہ پڑھتے تھے اور نماز' روزہ ادا کرتے تھے (ان کے پانچوں کلیاں وضو کی جگہیں روشن ہوں گی۔ انہی) نشانیوں سے پیغمبر ﷺ پہچانیں گے کہ یہ میری امت میں ہیں اور وہ لوگ بھی رسول اللہ ﷺ کو پہچانیں گے کہ یہ ہمارے پیغمبر ہیں۔ اس عرصہ میں فرشتے ایک پردہ ان بدعتیوں کے درمیان آڑ کر دیں گے اور حوض پر رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کو نہ جانے دیں گے۔ رحمۃ العالمین ﷺ یہ حال دیکھ کر فرشتوں سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرمائیں گے کہ یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں ان کو کیوں روکتے ہو؟ وہ فرشتے عرض کریں گے : آپ کے بعد ان لوگوں نے دین میں نئی نئی باتیں نکالی تھیں کہ وہ آپ کو معلوم نہیں۔ تو آپ یہ بات سن کر ان سے ایسے ناراض اور بیزار ہو جائیں گے کہ باوجود اس خلق عظیم کے ان لوگوں کے حق میں فرشتوں سے ایسی آفت کے وقت میں کہ یہ پیاسے اور محتاج ہوں گے قیامت کے میدان میں فرمادیں گے کہ دور کرو ان کو' دور کرو کہ انہوں نے میرے بعد دین میں نئی نئی باتیں نکال کر دین کی صورت بدل دی۔ گویا دین ہی اور کر دیا۔ بلکہ اصل دین میں خلل آگیا اور جس واسطے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ بدعت اٹھادیں سو انہوں نے اور بھی بدعتیں ایجاد کیں۔

یہاں پر ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیغمبر ﷺ کی معرفت بھیجا اور دین و دنیا کی سب باتیں مجمل اور مفصل قرآن میں بیان کر دیں اور پیغمبر ﷺ نے اس کے بموجب عمل کر کے دکھلا دیا اور مجمل بات کو مفصل کر کے بتلا دیا۔ جب قرآن تمام ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدہ ۵ / ۳]

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

یعنی قرآن میں سب باتیں تمہارے کام کی صاف صاف کہہ دیں اور دین کو پورا اور کامل کر دیا اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا تھا سو پورا ہو چکا۔ اس کے بعد اگر کوئی (شخص دین میں) کچھ بات بڑھائے اور نئی راہ نکالے تو وہ بات قرآن سے باہر ہے اور اللہ کے فضل سے دور اور دینِ اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکموں میں سے کوئی بات گھٹائے اور کم کرے تو دین میں جس کو اللہ تعالیٰ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور اللہ کا فضل کم کر دیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قصہ مختصر جب رسول رحمت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ دنیا سے تشریف لے گئے اور قرآن کا علم کم ہو تا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور دین میں نئی نئی باتیں نکالتے گئے پھر بعد میں جو لوگ پیدا ہوئے اُن نئی باتوں کو اپنے بزرگوں کی راہ و رسم جان کر اس دین کی بات ان رسموں میں ملاتے گئے۔ پھر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم و رسوم اور دین کی بات مل کر ایک بات ٹھہر گئی (یعنی دین اور رسومات یکجا مل کر ایک ہی ہو گئے ہیں) اور احمق لوگ اس دین کی بات اور مسلمان کا کام سمجھنے لگے۔ تو دین جیسا اس وقت میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اب ویسا نہیں رہا۔

مثلاً ختنہ کرنا سنت ہے اور اس میں کچھ اور اسباب اور سامان نہیں چاہئے اور آپ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اسی طرح بے تکلف بچوں کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگوں نے اس میں نئی نئی بچیں نکالیں۔ اور چھڑکے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ ایجاد کیا۔ پھر اب کے جاہل ان سب کاموں کو ختنے کے لوازمات سے سمجھتے ہیں اور سنت میں بدعت کو ایک کر دیا۔ علی ہذا القیاس نکاح وغیرہ میں بدعتیں ایجاد کر کے نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرا لیا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ جو نیک بخت موافق سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے روّیہ کے محمل کرے اور کچھ رسوم و رواج نہ کرے تو لوگوں کے نزدیک اس کام کا اعتبار نہ ہو اور کمبخت بدعتی اور جاہل اس پر ہنسیں اور طعن کریں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بدعات سے بچا کر سنت کے موافق عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین یا رب العالمین۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدعات القبور

اس باب میں ان آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جن سے اُن بدعتوں کی برائی ثابت ہو رہی ہے کہ جو بدعتیں قبروں سے متعلق ہیں۔ سو جاننا چاہئے کہ اصل زیارت قبر کی' بغیر قید لگائے (یعنی متعین کئے بغیر) دن' تاریخ' سال اور اجتماع کے' مرد کے لئے جائز اور مستحب بلکہ سنت ہے' کہ قبروں کو دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آئے اور دُنیا کی محبت (دل سے نکل) جائے۔ سوائے اس نیت کے اور کسی نیت سے قبروں کی زیارت کو جانا اور دُور دراز سے سفر کر کے جانا' دن اور وقت اور تاریخ کی قید لگانا (متعین کرنا) میلہ اور اجتماع قبروں پر کرنا' وہاں چراغ جلانا' قبر کے سبب قبرستان میں مسجد بنانا' عورت کا قبر کی زیارت کو جانا' قبر پر چادریں ڈالنا' قبروں پر (چونا) گچ کرنا' مُردوں کی تاریخیں (تاریخ پیدائش و تاریخ وفات وغیرہ) اور مقبروں یا قبروں پر آیتیں وغیرہ لکھ دینا' قبروں پر مقبرے بنانا' قبر ایک بالشت سے اُونچی بنانا' قبر کے پاس بہتر جان کر نماز پڑھنا' قبروں کے مجاور بن کے بیٹھنا' قبروں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے لیے مخصوص ہے۔ قبر کے پاس سرود اور لہو کے کام جو کہ عید میں چاہئیں' ان مُردوں کی خوشی جان کر کرنا' یہ سب کام مکروہ' حرام اور بدعت ہیں۔

جو لوگ ان کاموں کو کرتے ہیں تو اکثر اس سبب سے کرتے ہیں کہ وہ بزرگوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہیں تو ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگتے ہیں۔ سو ان مُردوں کی خوشامد کے لیے یہ کام کرتے ہیں اور حقیقت میں حاجت روا اور مشکل کشا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں۔ وہ بزرگ خود اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے' اور یہی ان میں بزرگی تھی' کہ وہ ہر امر (ہر کام' ہر معاملہ) میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ سوا اللہ تعالیٰ کے غیروں کا انکار کرتے تھے' پھر وہ کیونکر حاجت روا اور مشکل کشا ہو گئے۔

قبر پرستی اصل میں یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے

ان کاموں کی اصل یہود اور نصاریٰ سے ہے' کہ وہ اپنے پیغمبروں اور بزرگوں سے جب وہ مر جاتے تھے تب ان کی قبریں سنگین چونا کاری کی بنا کر ان کے ساتھ ایسی پرستش کے کام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران ۳ / ۶۴]

"(اے رسول! اللہ کے راستے کی دعوت دیجئے اور ان عیسائیوں اور یہودیوں سے کہہ دیجئے) اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ کہ جو ہم میں اور تم میں مسلّم اور مشترک ہے (وہ یہ ہے کہ) ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں۔ اگر یہ لوگ اس بات سے منہ موڑیں تو (اے ایمان والو) کہہ دو کہ تم گواہ رہنا کہ ہم تو (فقط) مسلمان ہیں۔"

یہودی عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ کے یہاں کارندہ مختار ہیں' جو چاہیں سو کریں۔ پھر ان کی روح کو پوجتے اور ان سے منتیں اور مرادیں مانگتے اور جو عالم یا درویش اچھا نامی (نیکی میں مشہور) ان میں مرتا تو اس کی روح کو اور قبر کو پوجتے' قبر کے پاس مسجدیں بناتے اور وہاں نماز پڑھنا زیادہ ثواب جانتے اور وہاں مراقب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہو کر بیٹھتے۔ جبکہ نصاریٰ (عیسائی) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بتاتے اور اپنی دانست میں عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے جس مقام پر سُولی دیا ہے اس مقام پر اور انطاکیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے یار (صحابی) یوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے۔ جو عالم' مولوی' درویش ان میں مرتا تو اس کی اُونچی بلند پختہ قبر اور نمایاں مسجد بناتے۔ (وہاں) روشنی کرتے اور نبیوں' ولیوں کی قبروں پر مراقب (مراقبہ کر کے) بیٹھتے تھے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کو اللہ کا کارندہ مختار' اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے اور ان کے عالم مولوی درویش جو بات کہہ دیتے اس کو یہ اللہ کا حکم سمجھتے اور اس کی تحقیق نہ کرتے۔ ان کے ان عقائد کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا اور یوں بتایا کہ یہ تمہارے پیغمبر' عالم اور درویش تم میں سے آدمی ہی تو تھے' تو پھر تم ان کو اپنا رب' پرورش کنندہ' اصل فیض رساں کیوں سمجھتے ہو؟ اس طرح ان بزرگوں کو ماننا نہ تورات اور انجیل اللہ کی کتاب میں لکھا ہے نہ ان پیغمبروں نے کہا ہے۔ پھر اپنی طرف سے کیوں ایسے شرک کے کام کرتے ہو؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی مسلمانوں کو یہی حکم کیا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کرو اور کسی سے سوائے اللہ تعالیٰ کے حاجتیں نہ مانگو' سو ہماری کتاب قرآن اور یہود اور نصاریٰ کی کتاب تورات و انجیل کا مطلب (حکم) اس مقدمہ میں ایک ہی تھا' مگر یہود و نصاریٰ اپنی کتاب کے موافق عمل نہیں کرتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اے میرے پیغمبر! یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ اے کتاب والو!..... سوائے اللہ کے اوروں کی روحوں اور قبروں کا پوجنا (عبادت کرنا) چھوڑو اور سیدھی بات پر آؤ۔ جو بات ہماری کتاب' قرآن اور تمہاری کتاب تورات اور انجیل دونوں کے موافق ہے' کہ ہم اور تم سوائے اللہ کے کسی پیر' پیغمبر' ولی' درویش' جن' بھوت' درخت اور قبر وغیرہ کی بندگی (پوجا) نہ کریں' کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں اور کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیض رساں نہ ٹھہرائے۔ پھر اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!..... اگر یہود اور نصاریٰ اس بات کو قبول نہ کریں اور پیغمبر اور بزرگوں کی روح اور قبروں اور بزرگوں کی نشانیوں کا پوجنا نہ چھوڑیں تو تو ان سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہہ دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہیں' تم بھی (اس بات پر) گواہ رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پیر اور پیغمبر کو اس طرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا اور ان کی قبروں پر حاجت روائی کیلئے جانا' اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں کے خلاف ہے' کسی شریعت میں اس کا حکم نہیں اور یہ شرک ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کی ایجاد ہے لیکن موجودہ جاہل مسلمان وہی کام اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی روحوں اور قبروں کے ساتھ کرنے لگے۔ اگر سمجھایئے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی تباہی دلیلیں لاتے ہیں' اپنے بعضے بزرگوں کے کلام کو قرآن کے مقابلہ میں سند پکڑتے ہیں' تو اب ان سے بھی یوں ہی کہنا چاہئے کہ جو بات ہمارے تمہارے دونوں کے نزدیک ثابت ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی بندگی نہ کرنی چاہئے۔ اسی بات کی طرف آ جاؤ کہ ہم اور تم دونوں اللہ ہی کی عبادت کریں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو اپنا حمایتی اور مشکل کشا اور حاجت روا نہ سمجھیں اور کسی خورد و بزرگ کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے اللہ کے کسی کو اپنا پرورش کنندہ' فیض رساں نہ جانیں۔ پھر اگر یہ لوگ مانیں تو ھو المراد اور اگر نہ مانیں اور اس طرح بزرگوں کا پوجنا نہ چھوڑیں تو ان سے کہنا چاہئے کہ ہم تو اللہ کے حکم کے تابع ہیں' ہم نے اس کا حکم نہ مانا' تم بھی گواہ رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تمام رسول اللہ کی پرستش کی تعلیم دیتے رہے

اللہ عزّوجل فرماتے ہیں:

﴿ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴾ [آل عمران ۳ / ۷۹]

"کسی بشر کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو کتاب' حکم اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نبوت عطا فرمائے تو پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کے علاوہ میرے بھی بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم خاص اللہ تعالیٰ کے بندے ہو۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ کی کتاب کو پڑھاتے بھی رہتے ہو اور پڑھتے بھی رہتے ہو (تو وہ اللہ کی کتاب کے خلاف تم کو اپنا بندہ بننے کے لیے کیسے کہہ سکتا ہے)۔"

یعنی جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے عقلمندی اور پیغمبری دی اس سے یہ ہرگز نہ ہو سکے۔ اس کا یہ کام نہیں کہ لوگوں سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑو اور میری بندگی کرو اور مجھی کو مانو۔ میں تمہارا مشکل کشا اور حاجت روا ہوں' اللہ نے مجھے مختار کر دیا ہے۔ میری پرستش کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہیں رہتی۔ لیکن ہاں عقلمند اور پیغمبر لوگوں سے یہی بات کہتے ہیں کہ تم رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی (اللہ والے) بن جاؤ۔ جیسے تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ کتاب سکھاتے ہو اور خود اس کتاب میں یہی مضمون پڑھتے ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہ حکم نہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر پیغمبر اور بزرگوں کی پرستش (عبادت) کرو اور نہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہ مرتبہ اور مقدور ہے (یعنی نہ ان کو یہ قدرت و طاقت ہے) کہ وہ لوگوں سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور عقلمند لوگوں سے یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ' اسی کو اپنا مالک اور رب' پرورش کنندہ' حاجت برآرندہ سمجھو۔ پھر اگر اب کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا قول نقل کرے کہ سوائے اللہ کے اور کسی بزرگ کی بھی بندگی درست ہے یعنی جو کام اللہ کی عبادت کے ہیں ان کاموں میں سے کسی کام کو اور کسی کیلئے بھی کرنا درست بتائے' سو وہ غلط ہے۔ پیغمبر یا کسی عقلمند کا فرمان خلافِ حکم اللہ ممکن نہیں۔ اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اس کے معنی ہی کچھ اور ہوں گے۔ غرضیکہ یہ جو اس زمانہ میں لوگ مردہ بزرگوں کو اس طرح مانتے ہیں کہ اپنی حاجت بر آنے کی منتیں مانتے ہیں اور قبروں پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں اور منزلوں سے سفر کر کے جاتے اور قبروں کو چومتے ہیں۔ سو ان کاموں سے وہ بزرگ خوش نہیں اور انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ (یعنی انہوں نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

[illegible]

مشرکوں کے خلاف عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی اللہ کے حضور

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ
إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي
بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي
نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ
اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنْ
تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(المائدة: ۱۱۶-۱۱۸)

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جو کچھ ہے جانتا ہے۔ اگر تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ یعنی تو اپنی حکمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جو بھی کر سکتا ہے۔"

عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوئے اور ان کے ہاتھ سے مردے زندہ ہوئے اور مادر زاد اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی چنگے اور تندرست ہوئے۔ یہ معجزہ دیکھ کر نصاریٰ ان کو اللہ کا بیٹا اور ان کی ماں مریم کو اللہ کی زوجہ کہنے لگے اور یہ جانا کہ یہ دونوں اللہ کے یہاں مختار ہیں جس کے لئے جو چاہیں سو کریں یہ بات سمجھ کر ان سے مرادیں مانگنے لگے اور یہودیوں نے اپنے گمان میں عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا۔ سو یہ نصاریٰ اس سولی کی شکل بنا کر اس کی تعظیم کرنے لگے اور ایسا کرتے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز محشر کو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کہ تم نے نصاریٰ سے کہا تھا کہ تم لوگ مجھے اور میری ماں کو سوائے اللہ کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگو، تب عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے سبحان اللہ! میری کیا طاقت اور مجال کہ جو تیری شان کے لائق ہو وہ اور کی بات لوگوں سے کہوں جو میرے لائق نہیں، میں تو اس لئے رسول ہوں کہ لوگوں کو اللہ کی طرف رجوع کرواؤں نہ یہ کہ اللہ کی طرف سے ان کو روکوں، اپنی طرف رجوع کرواؤں، اپنی ہی پوجا کرواؤں اور خود ہی معبود بنوں۔ میں تو بشر ہوں، اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو تیرے دفتر میں لکھی ہوتی اور تجھ کو معلوم ہوتی۔ بلکہ میرے دل میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجھ کو پوجے، جو میرے دل میں ہے وہ تو خوب جانتا ہے، میں آدمی ہوں اور جو معجزے مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو ہی میرے ہاتھوں سے کراتا تھا اور مجھ کو تو وہ بھی نہیں معلوم جو تیرے جی میں ہے کچھ اور پھر مجھ سے کیا بن آئے وہ میرے دل کی چھپی بات تو ہی جانتا ہے اور میں نے ان لوگوں سے وہی بات کہی جو تو نے حکم دیا تھا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو میرا تمہارا دونوں کا ایک رب ہے۔ میرے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ان لوگوں نے مجھ کو اور میری ماں کو پوجا اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بزرگی کی اور جب تک میں دنیا میں ان کے پاس موجود رہا تب تک ان کے حال سے خبردار رہا اور ان کو نیک راہ کی تبلیغ کرتا رہا مگر جب تو نے مجھ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں آسمان پر گیا تو مجھ کو خبر نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا اس کی تجھی کو خبر ہوگی اس لیے کہ ہر چیز سے تو خبردار ہے مجھ کو کیا خبر اب اگر تو ان لوگوں کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں مجھ کو کچھ دخل نہیں میں ان کو بچا نہیں سکتا اور ان کی حمایت نہیں کر سکتا جو کچھ اس نے کیا وہ درست ہے اگر تو ان کو معاف کر دے تو کسی تیرے کام حکمت کے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان اور ان کا یہ مرتبہ نہیں کہ لوگوں کو کہے کہ تم میری بندگی کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کو خود خبر نہیں ہوتی کہ لوگ ان کے مرنے کے بعد ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں جب ان کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ان سے یہ معاملہ کرتے تھے تو وہ بزرگ ناراض ہوں گے بلکہ قیامت کے روز ان لوگوں سے دشمن ہو جائیں گے اور اللہ کے روبرو ان سے بیزاری ظاہر کریں گے تو اب معلوم ہونا چاہیے کہ قبروں کو پوجنا اب رواج ہے اور یہ لوگ بزرگوں کی عبادت کرتے اور مشکل کشا سمجھتے ہیں سو وہ بزرگ قیامت کے دن ان کو الزام دیں گے اور یہی ان سے بیزاری ظاہر کریں گے اس لیے کہ اس طرح سے قبروں کا پوجنا نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے نہ سید علی ہجویر نے نہ شاہ محی الدین جیلانی نے فرمایا اور نہ کسی اللہ کے مقبول بندہ نے سکھایا صرف اپنی طرف سے لوگوں نے ایجاد کیا

مردوں کی سفارش اور شفاعت کا باطل عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموت ولا فی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

الأرض سبحانه وتعالى عما يشركون

"اور اسے لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں کہ جو ان کو نہ نقصان دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان کو نفع دے سکتے ہیں اور ایسے معاملے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی ہیں اور ان کو سفارشی سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ اے محمد! آپ ان سے پوچھیے کیا تم اللہ تعالیٰ کو آسمانوں میں اور زمین میں کوئی ایسی چیز بتاتے ہو جس کا اس کو علم نہیں!! وہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔"

یعنی جو لوگ تصویریں یا مورتیں یا قبریں یا جھنڈے یا نشان یا تھان یا دوسری چیزیں اپنے بزرگوں کی پوجتے ہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ حقیقت میں ان چیزوں سے نہ کچھ برا ہو سکے نہ کچھ بھلا اور یہ بات کہتے ہیں کہ جن کی تصویریں یا مورتیں یا قبریں یا جھنڈے یا نشان یا روضے ہم پوجتے ہیں وہ لوگ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ یہ بات اللہ نے نہیں بتائی کہ فلاں شخص فلاں کا میرے ہاں سفارشی ہے تو کیا یہ لوگ اللہ سے بھی زیادہ خبردار ہیں!! جو وہ بات بتاتے ہیں جو وہ نہیں جانتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ کو اپنا سفارشی سمجھ کر آسمان اور زمین میں کسی کو اس بزرگ کی روح یا قبر یا جھنڈے، نشان، تھان کو مانے تو کچھ فائدہ ہوا۔ یا نہ مانے تو نقصان ہو۔ انبیاء و اولیاء کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس طرح کے ماننے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ ان چیزوں کا پوجنے والا اور ان کو اس طرح ماننے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس بزرگ کو اللہ نہ سمجھے، اللہ کی جناب میں سفارشی ہی اپنا جانے اور پوجے۔ اس سے شرک ثابت ہوا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دین میں غلو اور فرقہ پرستی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ
قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

"کہہ دو کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق حد سے نہ بڑھو اور ایسے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے بھی گمراہ ہوئے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔"

اس آیت میں یہ بات ثابت ہے کہ دین کے بارے میں جس قدر اللہ اور رسول کا حکم ہو اسی قدر وہ کام کیجئے اپنی طرف سے کچھ دین میں زیادہ نہ کیجئے اور نہ ایسے کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہیں رہتا دین کی راہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے کچھ نہ کچھ اس کام کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے۔ یہودیوں اور نصاریٰ کے صوفی اور درویشوں نے دین کے بارے میں اپنی طرف سے زیادہ بہت سی باتیں نکالی تھیں اور انہیں میں غلو کرتے تھے جیسے یہ بات کہ جو شخص فلاں بزرگ کو اس طرح سے مانے اس کا یہ درجہ ہو گا اور فلاں وظیفہ فلاں بزرگ کے نام سے یوں پڑھا حاصل ہوتا ہے اور فلاں کی قبر پر جانے سے یوں مرادیں پوری ہوتی ہیں اور فلاں کی قبر پر تریاق مجرب اور اسم اعظم ہے۔ سو پیچھے بعد میں آنے والے لوگ بھی یہ خطا اور غلو کی باتیں کی جاتے اور ان بزرگوں کو اسی طرح مانتے اور ان کی قبریں اور نشانیاں پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت کرو اور دین کے کام میں مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویوں اور درویشوں کے پیچھے اور کہے ہوئے پر چلو کہ لکھا ہے کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور انہوں نے بہت زیادہ لوگوں کو بھی گمراہ کر دیا سو وہ لوگ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور یہ کوئی ... یہ بھی رواج سے بعد کتنے بچھ ان کی بات کی کیا حد ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم، مولوی، درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو اور کوئی نقل کرے تو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے۔ بہت کی خلقت اس سے گمراہ ہوئی کسی کے کلام سے یہ کی قبر سے مجھ کو فائدہ ہوتا ہے تو یہ سے ہوا تو یا میرا اس قبر میں بھی مریدوں کی طرف متوجہ ہے۔ جاہلوں نے ایسی بات کو سن کر زیارات قبور میں مبالغہ کیا اور مولوی بزرگوں سے استمداد اور استعانت کرنے لگے، قبریں پوجنے لگے، بعضوں نے [illegible] کیا اور دین سے پھر گئے، قبروں کے پوجنے سے لگے دوں [illegible] جاتے تھے

محض زیارت قبور کی نیت سے خاص طور پر سفر کرنا حرام ہے

[illegible] لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة [illegible]
[illegible] المسجد الحرام [illegible] المسجد الأقصى ومسجدي [illegible]

[illegible]

"حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں پر سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف، ایک مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور دوسری مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد اور تیسری میری مسجد یعنی مدینہ کی مسجد۔"

یعنی زیارت کے لیے کسی مقام متبرک کا سفر کر کے جانا درست نہیں مگر بیت اللہ اور مسجد اقصیٰ اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کے لیے اونٹوں پر سفر کر کے جانا درست ہے۔ سابقہ امتوں کے لوگ کوہ طور اور مرقد عیسیٰ اور دیگر انبیاء کی قبروں وغیرہ کی زیارت کے لیے اونٹوں پر سوار ہو کر جاتے تھے۔ اس حدیث سے وہ جانا منع ہو گیا۔ سوائے ان تین جگہوں کے اور کسی جگہ زیارت کے لیے سفر کر کے جانا منع ہے اور لوگ پورا زور ... اجمیر، بغداد، کربلا اور نجف اشرف کی طرف قبروں کی زیارت کو چلے جاتے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے جانا درست نہیں

قبروں پر میلے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا تجعلوا
قبری عیدا وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم

[illegible]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ مجھ پر درود بھیجو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہود و نصاریٰ کا حال دیکھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی قبروں پر سال کے بعد میلے اور اجتماع کرتے ہیں اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ان سے منتیں مرادیں مانگنے لگے تو اس نوبت کو پہنچنے سے پہلے ہی اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری وفات کے بعد میری قبر کو میلہ مت بنانا جیسے یہود و نصاریٰ نے بنا رکھے ہیں یعنی جس طرح وہ روز و تاریخ معین میں جمع ہوا کرتے ہیں تم میری قبر پر اس طرح سے اجتماع نہ کرنا اور اگر تمہیں مجھے اور میرے واسطے ثواب منظور و مقصود ہے تو درود پڑھو درود کا ثواب ہے اور درود کے لیے قبر سے نزدیک ہونا ضروری نہیں بلکہ اپنے مکانوں سے اگر درود پڑھو گے تو بھی مجھ کو اللہ تعالیٰ درود پہنچا دے گا اس لیے کہ درود پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کیے ہیں اور درود دعا ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے کہ ... یعنی اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور اللہ ہر حال میں ہر جگہ سنتا ہے۔

اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ اول یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر پر روز و تاریخ معین پر اجتماع اور میلہ کرنا درست نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی قبر کے لیے یہ بات منع ہے تو اور کسی کی قبر پر عرس دھوم اور میلہ کرنا اور تاریخ معین میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہے۔ دوسرے یہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس لے جانے سے منع کیا گیا ہے جیسے برات وغیرہ کہ لوگ عرسوں میں لے جاتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ اگر مردوں کو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اس مردے کے لئے اللہ سے دعا کرے یا اس کی طرف سے کچھ خیرات کر دے اس لئے کہ قبر کے پاس جا کر پڑھنا ضروری نہیں۔ چوتھے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ درود مجھ کو پہنچایا جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہیں اور بعض یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جہاں درود پڑھا جائے وہاں آپ کی روح مبارک آتی ہے سو یہ بات غلط ہے یہ جیسے جاہل جو کھانے وغیرہ پر فاتحہ پڑھتے ہیں تو یہ جھوٹے اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس وقت مردے کی روح آتی ہے پھر اس لحاظ سے وہاں پر عطر اور پان اور پانی بھی رکھ دیتے ہیں سو یہ بات لغو اور غلط ہے۔

عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کا حکم

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: إن رسول الله ﷺ لعن زوارات القبور.

[illegible]

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" لعنت کی اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے لئے جانا حرام ہے۔

عن عطاء بن يسار رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد، اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد.

[illegible]

"سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مناجات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

[illegible]

یعنی مسجد میں نماز پڑھنا، اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہے بلکہ مسجد اس مقصد کیلئے ہے اور وہاں جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگوں کے آرام کے لئے بجلی و برتن رکھنا مسجد کی عمارت اچھی بنانا اس پر چراغ جلانا ثواب ہے سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبروں کی قبروں پر ایسے کام کرتے تھے جو مسجد کے لیے کرنے چاہئیں ان لوگوں پر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ اللہ کی درگاہ سے راندے گئے اس لئے کہ ایسے کام کرنے سے وہ قبر نہیں رہتی بلکہ بت ہو جاتی ہے سو ہمارے پیغمبر ﷺ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ! میری قبر کو بت مت کر یعنی ایسا نہ ہو کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتیں کریں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے ساتھ ہونے چاہئیں درست نہیں اور جو کوئی کرے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتھ لوگ ایسے کام کریں وہ قبر قبر نہیں رہتی بت ہو جاتی ہے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام اور لات وغیرہ کی تصویریں اور قبریں لوگوں کے پوجنے سے بت بن گئی تھیں

قبروں کو مسجد بنانا موجب لعنت فعل ہے

[illegible]

[illegible]

"[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہودیوں پر اور عیسائیوں پر، اس لیے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔"

یعنی جب بیمار ہوئے اور وفات کا وقت قریب ہوا تب اپنی امت کو ڈرانے کے لیے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں ٹھہرا لیا کہ جیسے مسجد میں سجدہ کرنا چاہیے اور ادب ایسے ہی قبروں کی طرف کرنے لگے، اور جیسے مسجدیں پختہ پتھر عمارت کی بنانا چاہیے ایسے ہی یہ قبریں اونچی بنانے لگے اور جیسے مسجد میں چراغ جلانا چاہیے ویسے ہی یہ قبروں پر روشنی کرتے ہیں، اور جیسے مسجد میں عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ایسے ہی یہ قبر کے پاس مقبروں میں مراقبہ کرنا، نماز پڑھنا زیادہ موثر جاننے لگے، اور جیسے مسجد میں فرش بچھانا چاہیے ویسے بلکہ اس سے بھی زیادہ قبروں اور مقبروں میں فرش و فروش بچھانے لگے اور چادریں زریں قبروں پر ڈالنے لگے۔ سبحان اللہ! جس کام کے سبب محمد رسول اللہ ﷺ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی اور بداعمالی وہی کام بلکہ اس سے بڑھ چڑھ زیادہ انہیں کی امت کے جاہل اور بعضے صوفی و پیرزادے اور بعضے قبر پرست کرنے لگے۔ اب تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ قبروں کو منقش بنائیں اور مسجد کے موذن کو دو کوڑی بھی روٹی نہ دیں اور قبروں کے مجاوروں کو حلوے اور مٹھائیاں کھلائیں، مسجد میں بتی اور وضو و غسل کے لیے بھی مہیا نہ کریں اور قبروں پر نقارے بجائیں، مسجد میں جانماز بوریے اور چٹائی کی بھی اچھی نہ ہوں اور اگر چھت مسجد کی ٹپکے تو مرمت نہ کریں اور قبروں پر چادریں زربفت کی اور تکیے کے غلاف چڑھائیں!!! پھر کیوں نہ اللہ کی لعنت برسے جب اللہ کی تعظیم کم کی ہو اور بندوں کی زیادہ یا اللہ کے برابر، حالانکہ اللہ تعالیٰ سے سوا اور کی بھی تعظیم کی پھر سوائے لعنت اللہ تعالیٰ کے اور کیا چاہیے۔

غرضیکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے لیے کرنا چاہیے وہ کام اگر کسی بزرگ کی قبر کے ساتھ کرنے سے اللہ کی طرف سے کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اور جب پیغمبروں کے ساتھ اور سب لوگوں سے بزرگ محمد رسول اللہ ﷺ اپنی قبر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ساتھ ایسے کام کرنے سے بددعا کریں اور لعنت بھیجیں تو اور بزرگ اپنی قبروں کے ساتھ یہ معاملہ کرنے سے کب راضی ہوں گے

قبروں کو مسجد بنانا حرام ہے

عن جندب قال سمعت النبي ﷺ يقول ألا وإن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم وصالحيهم مساجد ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنهاكم عن ذلك (صحيح مسلم)

"سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلی قوموں کے لوگ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے، تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا، میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ ہونے چاہئیں درست نہیں اور یہ رسم پچھلے یہود و نصاریٰ کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے مسلمانوں کو منع کیا

قبروں کے مجاور بننا اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

عن أبي مرثد الغنوي قال قال رسول الله ﷺ لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا إليها (صحيح مسلم)

"سیدنا ابو مرثد غنوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ قبروں پر مجاور بن کر بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔"

قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ قبر والے کی تعظیم کے لئے ہو تو کفر ہے اور اگر اس لئے ہو گویا اس قبر اور اس مقبور کو قبلہ توجہ بنایا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بھی نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضیکہ کسی نیت سے قبر کی طرف نماز درست نہیں ہو اگر کسی جگہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نماز پڑھنی ہو اور وہ قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے۔ قبر پر بیٹھنا بھی درست نہیں اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جائے اور دوسرا یہ کہ قبر کے مجاور بن کر بیٹھ جائے کہ وہ یا خادم بن کر کہ وہاں کا دامن صاف رکھے اور ہر آمد کی خبر گیری کرے اور جو حاجتی ہو یا ضرورت مند لوگ وہاں جائیں ان کو زیارت کرایا کرے اور فاتحہ ختم وغیرہ دلایا کرے، چراغ جلایا کرے اور اگر یوں کہتے کہ [illegible] [illegible] جگہ مجلس نہ کرو قبروں پر تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر عرس کی مجلس منعقد کرنی درست نہیں۔

شرعی حد سے اونچی قبریں زمین کے برابر کرنے کا حکم

وعن أبي الهياج الأسدي قال قال لي علي ألا أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله ﷺ أن لا تدع صورة إلا طمستها ولا قبرا مشرفا إلا سويته (صحيح مسلم)

"سیدنا ابو الہیاج اسدی نے کہا کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تجھے ایسے کام پر نہ بھیجوں کہ جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق وہ کام یہ تھا کہ تو جہاں کوئی مورت دیکھے اس کو مٹا دے اور کوئی قبر اونچی دیکھے جو اونچی ہو تو اس کو زمین کے برابر کر دے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہئے بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بنائے اور کوئی بنائے تو زور چلے یعنی اگر طاقت ہو تو مٹا دے یعنی گرا دے کہ اسی مقصد کیلئے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے وقت میں ابو الہیاج کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے۔ پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی اونچی قبر موجود ہو تو اور بھی زیادہ کوشش کرکے برابر کر دے اس لئے کہ اپنے بزرگ کے حق میں گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ خراب ہے۔ جیسے اپنے بزرگ کے لئے [illegible]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نجات ملی ہو تو ان کو ادا کرنا مقدم ہے کہ ان بزرگوں کی خوشی اس میں ہے

قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

«عن جابر قال نهى رسول الله ﷺ ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه» (صحیح مسلم)

"سیدنا جابر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قبر پکی کی جائے اس پر عمارت بنائی جائے اور اس سے کہ لوگ اس پر بیٹھیں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو پکی اینٹ پختہ بنانا اور قبر پر قبہ یا عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کے لئے یا مراقبہ کے لئے یا مجاور غلام بن کر بیٹھنا حرام ہے خواہ کسی بھی ہستی کی قبر ہو

بزرگوں کی قبریں پختہ بنانے والے بدترین لوگ ہیں

«عن عائشة قالت لما اشتكى النبي ﷺ ذكرت بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصورة اولئك شرار الخلق عند الله»

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"سیدہ عائشہ ؓ سے نقل کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور سیدہ ام سلمہ ؓ اور ام حبیبہ ؓ حبشہ کے ملک کو گئی تھیں وہ وہاں سے واپس پلٹ آنے کے بعد انہوں نے اس کی خوبیاں بیان کیں اور اس میں موجود تصویروں کا حال

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا کا جس کو انہوں نے حبشہ کے ملک میں دیکھا تھا۔ ان لوگوں میں جب کوئی نیک مرد مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس میں اس کی صورتیں بناتے تھے وہ لوگ اللہ کی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

یعنی سیدہ ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ ﷺ کی بیویاں حبشہ کے ملک کی طرف گئی تھیں وہاں نصاریٰ (عیسائیوں) کا ایک عبادت خانہ تھا جس کا نام ماریہ تھا۔ پھر کر آئی تھیں کہ اس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں سو رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور اس میں موجود تصویروں کا ذکر کیا تو آپ نے جواب دینے کے لیے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی قوم کا کوئی نیک انسان مر جاتا تو اس کی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اس میں اس مردے کی تصویر بنا دیتے۔ سو یہود و نصاریٰ اللہ کی ساری خلقت سے برے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان میں مسجد بنانا بہت بڑا گناہ ہے پھر وہاں تصویریں بنانا اور بھی بڑا ہے اور یہ نصاریٰ و یہود کی رسم ہے۔ مسلمانوں کو اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہیے اور جو بناتے ہیں وہ احمق ہیں اور ساری خلق سے برا ہے۔

قبروں پر چادر چڑھانے کی ممانعت

(عن عائشة رضي الله عنها ان النبي ﷺ خرج في غزاة فاخذت نمطا فسترته
على الباب فلما قدم فرأى النمط عرفت الكراهية في وجهه فجذبه حتى هتكه
او قطعه وقال ان الله لم يأمرنا ان نكسو الحجارة والطين)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے نکلے تو میں نے ایک دری لی اور دروازے پر لٹکا دی ...

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

[illegible] آپ نے اس کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کی اجازت نہیں دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چونا، قبر پوشی کرنا اور مقبرے پر غلاف اوڑھانا اور حفاظت سے پردہ کی دیواریں [illegible] مقبروں کی چھتوں پر غلاف چڑھانا اور کپڑے کی دیواریں [illegible] نہیں اور ایسے کاموں سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو بموجب اس حدیث کے چاہئے کہ جہاں ایسا دیکھیں تو حتی المقدور اور اتار کر پھاڑ ڈالیں۔

قبروں پر چراغ جلانا

[illegible]

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ان عورتوں پر جو زیارت کرتی ہیں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو بناتے ہیں قبروں پر مسجدیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر چراغ روشن کرتے ہیں۔

قبروں پر چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ دوسروں کے لیے اپنا پیسہ خرچ کرے، موجب لعنت ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے، اس لیے کہ چراغ جلانے سے فائدہ یہ ہے کہ اندھیرے میں روشنی ہو تاکہ آدمی اپنا کام کرے، پھر جب کام سے فارغ ہونے لگے تو گل کر دے [illegible] وہاں مردے کو روشنی کی کیا حاجت! اس کو کس کام میں تم نے لگانا یا مصروف کرتے ہو، اور اگر وہ مردہ اللہ کا مقبول ہے تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے روشنی ہے، پھر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ مردود ہے تو عذاب اور حساب میں گرفتار ہے، اس کو اس روشنی کی کیا ضرورت ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس کے علاوہ قبر کے اوپر کی روشنی سے بعد، بالخصوص اس پر اور ہو گا یہ چراغ جلانا اور روشنی کرنا ایک تو اسراف (فضول خرچی) ہے، دوسرے شرع اور عقل کے خلاف ہونے والا اور بجھنے والا دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت سے دو چار ہیں اور قبر پر مسجد بنانا اگر تبرک کے لئے ہے تو یہ ایسی قبروں پر جگہ ہو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور نماز بھی اگر مردے کی تعظیم کے لئے ہے تو حرمت اور اگر وہاں مسجد بنانا اس کے لئے ہے تو حرام ہے، اسراف اور اگر مردے کی تعظیم کے لئے ہے تو وہ مسجد مردے کے لئے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ واحد خالق مخلوق کے لئے بنانا یہ شرک ہے کہ ایسی مسجد بنانے والے پر بھی اللہ کی لعنت ہے اور معمار بھی اس میں شریک ہے اور عورتیں اگر خود اپنی مرضی سے قبر کی زیارت کو جائیں تو اس حالت میں بھی لعنت ہے اس لئے کہ وہ [illegible] اور غیر محرم کی اجازت لینا ہے

قبرستان میں نماز پڑھنا

[illegible]

صحیح مسلم [illegible]

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم تک پہنچا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ قبروں سے ٹیک لگا کر بیٹھتے اور قبروں پر لیٹ جاتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس حاضر بیٹھ جانے یا اتفاقاً بعض اوقات قبر سے ٹیک لگا لینے میں مضائقہ نہیں۔ منع اس سے ہے کہ قبر پر مجاور بن کر بیٹھے یا وہاں مجلس کرے یا وہاں مراقبہ کر کے بیٹھے یا مردے سے استمداد اور استعانت کے لئے بیٹھے

[illegible]

المقبرة والحمام [illegible]

یعنی تمام روئے زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے یعنی تمام روئے زمین میں نماز پڑھی جا سکتی ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوئے قبرستان اور حمام کے"

یعنی قبرستان اور حمام میں نماز درست نہیں

قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس سے پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو [illegible] کیونکہ ان کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے" رسول اللہ ﷺ نے پہلے قبروں پر جانے سے مطلقاً منع فرمایا تھا اس کے بعد اجازت دی اور فرمایا کہ قبروں کے پاس جاؤ اس میں دو فائدے ہیں

(۱) یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو

(۲) یہ کہ موت اور قیامت یاد آئے

مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا اور اس نے خیال کیا کہ یہ بھی زندہ تھے، چلتے پھرتے تھے، کھاتے پیتے طرح طرح کی آرزوئیں اور منصوبے اور ارادے رکھتے تھے، دوست آشنا کے ساتھ آپس میں مجلسیں گرم کرتے تھے اور [illegible] [illegible] [illegible]

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ بار' مال' متاع چھوٹ جائے گا صرف اپنا عمل ہی ساتھ جائے گا اور صرف اللہ ہی
سے کام پڑے گا۔ جب آدمی یہ خیال کرے گا تو دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور
آخرت یاد آئے گی۔ خصوصاً ٹوٹی ہوئی قبروں کے دیکھنے سے یہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا
ہے تو آدمی نیک کام کرنے لگتا ہے اور برے کام سے باز رہتا ہے تو اس واسطے اس طرح پر
قبر کی زیارت کرنی ہو اور مباح ہے اور جس زیارت سے کہ دنیا کی رغبت کم ہو اور
نہ آخرت یاد آئے وہ زیارت درست نہیں ہے جو کوئی قبر کی زیارت کو اس لئے جائے کہ
وہاں نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اس کو بوسہ دے یا اپنے رخسار اور چھاتی قبر پر
رکھے اور ان مردوں کو پکارے اور ان سے مدد مانگے' روزی' اولاد' بیماری کی شفا' قرض سے
چھٹکارا چاہے اور کچھ حاجت مانگے یا وہاں چادر' شامیانہ' نقارے' اناج' مشعل' چڑھائے یا
وہاں عرس میں عورتوں کو لے جائے یا وہاں روشنی' مجلس میلاد کرے اور کچھ خرافات
کرے تو وہ بدعتی ہے یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا جو آج کل اکثر لوگ
قبروں پر انہیں کاموں کیلئے جاتے ہیں' زیارت سے نہ رقت اور آخرت کو یاد کرنے کو کوئی
نہیں ہوتا بلکہ دنیا کی رغبت کے سبب ہوتے ہیں اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی
دلیلیں اس کے مقابلے میں لاتے ہیں اور سبب اس کا یہ ہے کہ بعض مولوی' طالب علم اور نام
کے مشائخ عاقبت کے سب قبروں پر جا کر مراقب ہو کر بیٹھنے لگے' عرس کرنے لگے' روشنی
کرنے وہاں ہونے لگی اور ریوڑی کا حلوہ شیرینی چڑھنے لگی' چادریں منت آنے لگیں اور
مرغے بکرے دنبے' دیگیں بانٹنے لگیں' نوبت نقارے بجنے لگے' نذر نیاز کا روپیہ پیسہ
جمع ہونے لگا' وہ موسوی مجاور' مشائخ بننے لگے' دنیا ان کی خوب اچھی حاصل ہونے لگی اب
اس سے عوام کو خراب کرنے کیلئے وہ بیچارے ادھر ادھر سے قصے اور حکایتیں ان قبروں
والوں کی بنائیں' دو ایک روایتیں جھوٹی سچی نکال لیں' دو تین حدیثیں اور کچھ کی اپنے
مطلب پر لگا لیں' اپنی دنیا کو تباہ کیا اور ان کی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا منہ سیاہ کیا' اپنی اپنے
من گھڑت پر' وقت کل کی اچھا اب ...... کے لوگ ان کے کلام اور بات کی سند پکڑنے
لگے حالانکہ مسلمانوں کو اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کسی کی سند پکڑنا چاہیے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"بدعات صوفیا کی نظر میں"

یہ تو خلاصہ قرآن وحدیث کی تعلیمات تھیں لیکن اب آخر میں ہم صوفیہ سے سنت وبدعت کے متعلق بعض فیصلے دے رہے ہیں، اس لیے کہ ہمارے ان دوستوں کا حال اس طرح ہے کہ وہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کو تو وہابی موقف قرار دے دیتے ہیں لیکن صوفیا کی باتوں کو کسی صورت میں رد نہیں کرتے۔ ثواب کے حصول کی لالچ میں ہمارے جاہل بدعات وخرافات ایجاد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان پر خود بھی بڑی شدومد سے عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دے کر ان پر عمل کرواتے ہیں۔ جب ان کو صحیح سند سے ثابت ... کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ صوفیائے کرام اور مشائخ طریقت کی پناہ حاصل کرتے ہیں کہ بہت سے کام جو شریعت میں ناجائز وحرام قرار دیے گئے ہیں اہل طریقت ان کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ایسی روش اپنانا اور اس پر اندھی تقلید کرتے ہوئے عمل کرنا ایک خطرناک اور بلاشبہ فحش غلطی ہے۔ اس میں مبتلا ہونے کے بعد دین وایمان کی سلامتی نہیں رہا کرتی ہے کیونکہ انسان کو تمام گمراہیوں سے بچانے والی صرف اور صرف شریعت ہے۔ جب اس کی مخالفت کو ہی جائز سمجھ لیا گیا تو پھر گمراہی کا شکار ہوتے چلے جانا سہل اور یقینی ہے

چونکہ ہمارے یہ جاہل صوفیاء کی بات کو سند کا درجہ دیتے ہیں اور ان کی بات کو ہر بات پر ترجیح دیتے ہیں، اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ بدعت کے رد میں صوفیاء کے چند اقوال بھی درج کر دیں تاکہ جاہل پڑھیں اور اس غلط فہمی کا شکار ہونے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے بچ جائیں کہ مشائخ طریقت بدعات کو مذموم نہیں سمجھتے تاکہ اتباع سنت کے جذبہ و عمل میں سہولت رہے۔ اس سلسلے میں ہم علامہ شاطبی کی کتاب الاعتصام ص ۱۰۶ ج ۱ سے صوفیہ متقدمین کے ارشادات جو بدعت کے رد میں ہیں' ان میں سے چند ایک کا بطور نمونہ ترجمہ دیتے ہیں۔

بزرگوں کی لغزش کو مذہب مت بناؤ

شیخ ابوالفیض مصری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ اخلاق و اعمال اور تمام امور اور سنن میں حبیب اللہ ﷺ کی اتباع کی جائے اور فرمایا کہ لوگوں کے فساد کا سبب چھ چیزیں ہیں۔ ایک یہ کہ عمل آخرت کے متعلق ان کی ہمتیں اور نیتیں ضعیف ہو گئی ہیں' دوسرے یہ کہ ان کے ابدان ان کی خواہشات کا گہوارہ بن گئے' تیسرے یہ کہ ان پر طول امل غالب آ گیا یعنی دنیوی سامان میں قوتوں اور زمانوں کے انتظام کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں حالانکہ عمر قلیل ہے' چوتھے یہ کہ انہوں نے مخلوق کی رضا کو حق تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دے رکھی ہے' پانچویں یہ کہ وہ اپنی ابتداع کردہ چیزوں کے تابع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے' چھٹے یہ کہ مشائخ سلف اور بزرگان متقدمین میں سے اگر کسی سے کوئی لغزش صادر ہو گئی تو ان لوگوں نے اسی کو اپنا مذہب بنا لیا اور ان کے فعل کو اپنے لیے حجت سمجھا۔

ایک شخص کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ تمہیں چاہیے کہ سب سے زیادہ اہتمام اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات کے سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا کرو اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے ان کے پاس نہ جاؤ' کیونکہ حق تعالیٰ کی عبادت کا وہ طریقہ جو اس نے خود تعلیم فرمایا ہے اس طریقہ سے بہت بہتر ہے جو تم خود اپنے لیے بناتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے لیے اس میں زیادہ اجر و ثواب ہے جیسے بعض لوگ خلاف سنت رہبانیت کا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدعتی کو حکمت نصیب نہیں ہوتی

شیخ فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جو شخص کسی بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اس کو حکمت نصیب نہیں ہوتی۔

ترک سنت موت قلب ہے

شیخ ابراہیم بن ادہم سے کسی نے دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعا قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے، فرمایا ادعونی استجب لکم، مگر ہم بعض کاموں کے لیے زمانہ دراز سے دعا کر رہے ہیں قبول نہیں ہوتی، اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے قلوب مر چکے ہیں اور مردہ دل کی دعا قبول نہیں ہوتی اور موت قلوب کے دس سبب ہیں

اول: یہ کہ تم نے حق تعالیٰ کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا

دوم: تم نے کتاب اللہ کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا

سوم: تم نے رسول کریم ﷺ کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر آپ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے

چہارم: شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اعمال میں اس کی موافقت کی

پنجم: تم کہتے ہو کہ ہم جنت کے طالب ہیں مگر اس کے لیے عمل نہیں کرتے اسی طرح پانچ چیزیں اور شمار کرائیں

اور غرض اس حکایت کے نقل سے یہ ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ترک سنت کو موت قلب کا سبب قرار دیتے ہیں

بدعت سے پاک دین ہی عافیت ہے

ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ عالم صرف وہ شخص ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور اس پر عمل کرے اور سنت نبوی کی اقتداء کرے اگرچہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ابو حفص حداد سے کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ عاقبت کیا چیز ہے تو فرمایا:

"[illegible]

[illegible]"

اور فرمایا کہ تحقیق صحیح یہ ہے کہ اسلام کتاب و سنت پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے

راہبر و راہنما

شیخ ابو محمد بغدادی فرماتے ہیں: "جس شخص کو حق کا راستہ معلوم ہو جاتا ہے اس پر چلنا بھی آسان ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے راستے کے لیے کوئی راہبر و راہنما بجز سنت رسول اللہ ﷺ کے احوال و افعال و اقوال میں متابعت کے نہیں ہے"

شیخ ابو اسحاق رقاشی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ میں حق تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہوں یا نہیں تو علامت اللہ تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی متابعت کو سب کاموں پر ترجیح دے اور دلیل اس کی حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

عارف کی پہچان: سب سے زیادہ متبع سنت ہو

شیخ محمد بن الفضل بلخی فرماتے ہیں: "اسلام کا زوال چار چیزوں سے ہے: ایک یہ کہ لوگ علم پر عمل نہ کریں، دوسرے یہ کہ علم کے خلاف عمل کریں، تیسرے یہ کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو حاصل نہ کریں، چوتھے یہ کہ لوگوں کو علم حاصل کرنے سے روکیں۔ علامہ شاطبی فرماتے ہیں کہ جو قرآن کا ارشاد ہے اور ہمارے زمانے کے صوفیوں کا عام طور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے یہی حال ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ معرفت رکھنے والا وہ شخص ہے جو اس کے اوامر کے اتباع میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرتا ہے اور اس کے رسول کا سب سے زیادہ متبع ہو۔

کسی کا احتساب کب ہو گا؟

شیخ حمدون قصار سے کسی نے دریافت کیا کہ لوگوں کے اعمال پر احتساب اور داروگیر کسی شخص کے لیے کس وقت جائز ہوتی ہے؟ فرمایا کہ جب وہ یہ سمجھے کہ احتساب اور امر بالمعروف مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔ فرض ہونے کی صورت یہ ہے کہ کسی کو امر منکر کرتا پایا جائے اور وہ اس کی طاقت اور قدرت رکھتا ہو یا یہ یقین ہو کہ انکاری وہ باتوں ہی سے کافی ہو گا وغیرہ وغیرہ یا یہ خوف ہو کہ کوئی انسان بدعت میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا اور یہ گمان ہو کہ ہمارے کہنے سننے سے اس کو نجات ہو جائے گی۔

احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ جو شخص عمل بلا اتباع سنت کرتا ہے اس کا عمل باطل ہے۔

عالی ظرفی کیا ہے؟

شیخ سہل تستری فرماتے ہیں کہ بندہ جو فعل بغیر اقتداء اور حول کے کرتا ہے خواہ وہ از قسم طاعت ہو یا معصیت، وہ عیش نفس ہے اور جو فعل اقتداء و اتباع سے کرتا ہے وہ نفس پر عتاب اور مشقت ہے کیونکہ نفس کی خواہش بھی اقتداء و اتباع میں نہیں ہوتی۔ وصول مقصود اور طریق ابتداء کا ذکر ہے۔ ایک روز ہم سے فرمایا کہ ہمارے اصول مذہب سات اصول ہیں: ایک کتاب اللہ کے ساتھ تمسک، دوسرے سنت رسول ﷺ کی اقتداء، تیسرے اکل حلال، اتنی مقدار پینے اور استعمال سے کہ اس کا خیال کہ کوئی حرام کا ہو نہ چوتھے لوگوں کو تکلیف سے بچانا،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وہ چیزیں گناہوں سے بچنا، سچی توبہ، یاد الٰہی اور ادائے حقوق

شیخ ابو شجاع فرماتے کہ تین چیزوں سے مخلوق محروم ہو گئی: توبہ کا التزام اور سنت رسول ﷺ کا اتباع اور مخلوق کو اپنی ایذا سے بچانا۔ شیخ کسی نے آپ سے فرمایا کہ قوت اعمال کس کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اتباع سنت

بدعات سے اجتناب ہی اتباع سنت ہے

ابو علی جوزجانی فرماتے ہیں کہ بندہ کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ اس پر اللہ اور رسول کی اطاعت آسان ہو جائے اور اس کے افعال مطابق سنت کے ہو جائیں اور اس کو نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہو جائے اور اپنے احباب و اخوان کے ساتھ اس کو حسن سلوک کی توفیق ہو اور خلق اللہ کے لیے اس کا نیک سلوک عام ہو اور مسلمانوں کی غمخواری دین کا شیوہ ہو اور اپنے اوقات کی نگہداشت کرے، بیکار ضائع ہونے سے بچائے۔

کسی نے آپ سے سوال کیا کہ اتباع سنت کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا کہ بدعات سے اجتناب اور ان عقائد و احکام کا اتباع کرنا جن پر علمائے اسلام کے صدر اول کا اجماع ہے اور ان کی اقتداء کو لازم سمجھنا

عقل سلیم کی نشانی

شیخ ابو عمیر دمشقی بھی اولیاء اللہ سے مشہور اور حضرت جنید اور حضرت سفیان ثوری کے اصحاب میں سے تھے۔ فرماتے تھے کہ

[illegible] علامت میں [illegible] دین [illegible] کے تھے [illegible]
[illegible] عقل [illegible] ﷺ [illegible]
[illegible] شریعت [illegible]
[illegible] فرماتے [illegible] گے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدعات اس شخص کا مقدر بن جاتی ہیں

ابو عبداللہ بن منازل فرماتے ہیں

"جو شخص اوامر شرعیہ میں سے کسی فریضہ کو ضائع کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سنن کی اضاعت میں مبتلا فرما دیتے ہیں اور جو شخص سنن کی اضاعت میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ عنقریب بدعات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دارالابلاغ کے اغراض و مقاصد

- توحید و رجوع کا تحفظ کیا جائے اور شرک و بدعت کا استیصال ہو، تقلید و جمود کے اندھیرے چھٹ جائیں اور قرآن و سنت کا نور ہر سو پھیل جائے۔
- عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مکروہ چالوں کی نشاندہی کرنا اور ان کو ناکام بنانے کے لیے مسلمانوں کو فکری و عملی طور پر تیار کرنا
- قرآن اور صحابہ و تابعین سے محبت کے جذبے کو بیدار کر کے مسلمانوں کو عملی زندگی میں قرآن حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دینا۔
- دنیا کے باطل نظاموں کا رد کر کے اسلام کے طریقہ کار اور اس کی حقانیت کو واضح کرنا اور اس کے لیے علمی و فکری محاذ پر کوششیں تیز کرنا
- تمام طرح کے فرقوں، مسلکوں، گروہوں سے ہٹ کر ہر سطح سے صرف اور صرف اسلام کی دعوت پیش کرنا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقاصد جلیلہ کو پروان چڑھانے میں کامیاب کرے اور تادم زیست صراط مستقیم اسلام پر قائم رکھے، آمین۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi